تقریب بین المذاہب

اتحاد کے داعیوں کے بارے میں خدشات:

اتحاد کی صدا جہاں سے بلند ہوئی ہے وہاں شکوک وشبہات نے سر اٹھایا کہ کہیں سازش تو نہیں ہو رہی ہے کیونکہ خود کش فرقہ کی نمائندگی کر رہے تھے گر چہ وہ خود کو مخلص دیکھاتے تھے بطور مثال جمال الدین افغانی وہ خود شیعہ تھے یا شک تھا کہ کہیں استعمار کی کہنے پر تو نہیں کر رہے کیونکہ آپ کا دفتر فرانس میں تھا۔ جامعہ ازھر کے عمائدین تھے کہ سب کا اہل سنت والجماعت سے تعلق تھا ایک دوسرے سے مطمئن نہیں تھے۔ لوگوں کو شکوک وشبہات تھے لہٰذا عوامی استقبال رائے عامہ حاصل نہیں کر سکے۔ ایران میں انقلاب آنے کے بعد امام خمینی نے دعوت اتحاد دی تو پذیرائی نہیں ملی اس لئے کہ آپ ایک شیعہ مجتہد تھے، شیعہ کیسے بکری عمری والوں سے دوستی کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ سابقہ شیعہ عصبیت کا مظاہرہ دیکھا شاید ایران کے اندر مخالفت کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کیا ہوگا۔ مودودی نے صدا بلند کی قبولیت نہیں ملی کیونکہ مودودی رمز دشمن تھے آپ متعصب گروہ سنی سے وابستہ تھے آپ کی جماعت دیوبند سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے تحفظات وشرائط لگا کر شرکت کی کہ ایک دوسرے کے امتیازات خصوصیات کو نہیں چھیڑیں گے مشترکات تک محدود ہونگے۔ اب قارئین کے خدمت میں ایک اور منادی وحدت پیش کر رہا ہوں جو کسی بھی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا ہے، وہ دعوت دیتا ہے امتیازات کو چھوڑو، کوئی یا مذہب نہیں بنا رہا ہے یا ایک دوسرے میں منقم مدغم نہیں کر رہا ہے بلکہ اصل اساس مشترک جس کا تم اعتراف کرتے ہو اس پر اکتفاء کی دعوت دیتا ہے۔

شیعوں کا کہنا ہے اہل حدیث اور اخبایوں نے عقل کو لجام وجامد کر کے دین کو بہت نقصان پہنچا ہے لیکن ان کو ان پر زیادہ غصہ منع از زیارت قبور انبیاء وائمہ واولیاء کا ہے جو اترے گا نہیں یہاں سے انسان مسلمان عالم و دانشمند کو از خود قضاوت کرنا چاہیے اہل حدیث کی بھر مار روایت کو چھوڑ کر منع زیارت گناہ نا قابل بخشش عمل کرنے کی کیا وجوہات ہیں ان سے سوال ہونا چاہیے قبور آئمہ وانبیاء پر عمارتیں بنانا بھی قرآن سے ثابت چیز ہے یا یہ بھی حدیث سے ثابت ہے اگر قرآن سے ثابت ہے تو آیت کو پیش کرنا چاہیے اگر کوئی آیت قرآن اس سلسلہ میں ہے تو اس کو کیوں پیش نہیں کرتے ہیں کیوں تاخیر کر رہے ہیں۔ یہود ونصاریٰ ہمارے نبی کو نہیں مانتے ہیں تو حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو تو اولی العزم نبی مانتے ہیں تو کیوں کر حضرت موسیٰ وعیسیٰ کی قبر نہیں؟ اگر یہ چیز حدیث سے ثابت ہے تو منع بھی حدیث سے ثابت ہے پھر کیونکر جنجال کرتے ہیں۔

تقریب بین المذاہب:

تقریب بین المذاہب کے اہداف ومقاصد جو نشر ہے ہیں زعما عمائدین کی تقاریر کانفرنسوں کے اختتام پر

اعلامات، بعد میں تبصرے نجی محافل میں اس کی ضرورت پر تبصروں نے ناظرین وسامعین کو ایک تلاحم مستغرق ومتحیر کیا ہے، آیا یہ کاوشیں حقیقی بھی ہیں یا اساطیر اس تحیر وتشکیک وتردد کے اسباب وعوامل کا مطالعہ یا جائزہ لینے سے ہی کسی نتیجے پر پہنچ سکتا ہے آئیں دیکھتے ہیں۔

اتحادیات اسلامیہ:

تمام فرق ومذاہب اسلامیہ کے درمیان اتحاد کی کاوشوں کو ہم ان نکات میں تقسیم کرسکتے ہیں:

۱۔اتحاد بین الادیان عالمی یا صوفی گرائی۔

۲۔عدم امکان اتحاد سے ناواقف لوگ تھے۔

۳۔اپنی جگہ اتحاد امت کے لئے مخلص ہے لیکن اپنی طرف سے کچھ کرنے سے عاجز وقاصر پاتے ہیں لہٰذا کسی واسطہ کی تلاش کرتے ہیں جو اس عمل میں اپنے کاندھے پر اٹھائیں۔

۴۔کسی ماوراء فریق کی خواہش یا ایماء واشارے پر کرتے ہیں۔

داعیوں کے اختلاف تعبیرات لکنت لسانی تردد احتیاط مصداق خنس وکنس آثار شبیہ سرایات نے اس تصور کو بین الحقائق والاساطیر تردد ت شکیک میں متحول ہے لہٰذا مناسب سمجھا اس عنوان سے متعلق معلومات کو ایک دفعہ چند اساطیر میں مرتب کرکے نظر قارئین کروں۔

اتحاد وتقریب بین المسلمین کی صدا دل پذیر دلکش وامید وآرزو ہر مسلمان ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں امید وآبرو پیدا کرتا ہے دشمنوں کے نیندیں حرام ہوجاتی ہے، سکون بے چینی میں تبدیل ہوجائیں دار العلوم میں برطانیہ کے وزیر نے کیا تھا کہ ہمیں کڑی نظر رکھنا چاہیے کہ مسلمان جہاں کہیں اتحاد واتفاق کسی بھی مقصد کیلئے کریں اس کو ہونے نہ دیں چنانچہ وہ اس فیصلہ پر کاربند ہیں مسلمانوں کی اتحادیات میں خود کسی نہ کسی حوالے سے شرکت کا مطالبہ کرکے آخر میں اتحاد کو بے ثمر مفلوج اور بے اثر وناکارہ بناتے ہیں۔ اس بارے میں فال بد سوء ظنی اچھی بات نہیں ہے حسن ظن ہی رکھنا چاہیے بقول بعض ہمیں دعا کرنا چاہیے اس کے علاوہ اس ہدف کے لئے اٹھنے والے معمولی شخصیات نہیں ہیں عالم اسلام کی مایہ ناز ہستیوں کی خواہش ہے ان کے بارے میں سوء ظن رکھنے کی عقل وشرع دونوں اجازت نہیں دیتی ہیں۔ لیکن اگر کسی ایسے مسئلہ ایسی قرائن نوشعور پایا جاتا ہو پھر یہ کانفرسیں کسی بھی وقت کسی قسم کی ثمر آور نہیں بنا ہو تو عقل وشرع یہ بھی کہتا ہے جلدی زود باور ہونا بھی کم عقلی کم درکی کی دلیل بنا لہٰذا ہم نے اس بحث کو دو احتمال کے اندر کرنے کی خواہش کی ہے۔

جواز اتحاد بین المذاہب کی ضرورت:

ہر فعل جو غیر طبیعی انجام پاتا ہے جواز مانگتا ہے یہ کام تو نے کیوں کیا؟ کس لئے کیا؟ کس کے کہنے پر کیا؟ کیا

ضرورت تھی؟ اس جیسے دسیوں سوال ہوتے ہیں۔ فعل طبیعی حالت سے جتنا دور ہوتا جاتا ہے اس کے انجام کے بارے میں سوالات بڑھتے جاتے ہیں۔ جبکہ فعل طبیعی پر کوئی سوال نہیں اٹھتا ایک عورت کا اپنے نومولود بچے کو گود میں لئے ہوئے کوئی نہیں پوچھتا ہے اس کو کیوں گود میں لیا ہے اگر بچہ بڑا ہوا اگر اس کو گود میں لو تو پوچھتا ہے کیوں کیا ہو، اایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے کیوئی نہیں پوچھتا ہے کیوں دودھ پلاتی ہے اگر کوئی سیرپ پلائے تو پوچھے گا کیوں پلاتی ہو، اگر بچے کے سر کو مالش کرنا ہو یا سر تراش کرنا ہوگا تو کوئی نہیں پوچھتا ہے کیوں لیکن اگر مار رہا ہے تو پوچھتا ہے، اگر بچہ گھر اپنے باپ کے ساتھ ہو گھر میں ہو کوئی نہیں پوچھتا ہے اگر الگ ہونے کے بعد آجائیں تو پوچھتا ہے کیوں آئے ہیں۔

اگر امت انسان ایک زخمی انسان کے گرد جمع ہو تو نہیں پوچھتا ہے کیوں اس کے گرد جمع ہے اگر یہ مل کر اس کو مار رہے ہیں تو پوچھے گا کیوں مار رہے ہیں، اگر کہیں دشمن سے لڑنے کیلئے مسلمان سب شرکت کریں چھوٹے بڑے نہیں پوچھے گا کیوں آئے ہو اگر غیر مسلم شرکت کریں پوچھے گا کیوں آئے ہو جواب طلبی ہونا ہے۔ مسلمان اپنی طبیعی حالت سے نکل کر ایک دوسرے کی جان کے پیچھے پڑا ہو زبان سے ہاتھ سے حملہ آور ہو ایک دوسرے کو کاٹنے چھبونے مارنے والے ایک دن آ کر ہاتھ ملائیں مل بیٹھیں تو سوال پیش آتا ہے کیا ہوا ہے آج سب جمع ہو گئے۔ مسلمانوں کا ایک دوسرے سے نفرت عداوت بغض قتل و کشتار جنگ وجدال مناظرے مخاصمے میں صدیاں گزارنے کے بعد ایک شخص یا جماعت اٹھیں دعوت اتحاد کریں تو دل نہیں مانتا ہے تشویش ہوتی ہے کیا ہوا، چنانچہ اتحاد مسلمان کا نعرہ دعوت صدیوں تلخ ناگوار حالات گزرنے کے بعد میں اٹھا یہاں یہ دیکھنا ہے اٹھانے والا کون ہے لبیک کہنے والا کون ہے پذیرائی کیوں ملی انجام کہاں تک پہنچا ہے بعد میں کیوں ٹوٹ پڑا، سوال اٹھتا ہے لہٰذا اتحاد کے داعیوں کے لئے ان سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے سوال کا جواب اگر اطمینان کنندہ نہ ہو تو پذیرائی نہیں ملتی ہے۔ داعی ایک جواب پر قانع نہیں ہوتا ہے جواب پر سوال اٹھتا ہے جواب اگر طبیعی ہے تو بڑے سے بڑے مجادل مناظر جواب مسکت دینے والا کو بھی چپ ہونا پڑتا ہے ایک شخص معاویہ کے دروازے پر آیا پیغام دیا آپ کا بھائی ملنا چاہتا ہے معاویہ حیران ہو گیا یہ کون اور کسی قسم کا بھائی ہے اجازت دی سلام کیا بیٹھا تو پوچھا آپ ہمارے بھائی کیسے ہیں تو کہا آپ اور ہم دونوں آدم وحواء کے بیٹے ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔

وحدت ملت کانفرنسیں اجتماعات:

ابھی تک ہونے والے اجتماعات سے ثابت ہو گیا ہے مشرکین اتحاد برائے نام کرنے کے داعی اور اس فارم سے اس کے لئے یا کسی فریق کو دھوکہ دینے کیلئے کیئے گئے ہیں۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ تمام اجلاسوں کے افتتاح سے آخری قرارداد تک سینکڑوں شرائط اگر مگر لگا کر کیا ہے کہا ہے مشترکات پر اتفاق و فرعیات اقتصامات کو چھوڑیں۔

اس میں نکات فساد نکات اختلافات پر کبھی بحث نہیں کی ہے بلکہ نامعلوم غیر ثابت شدہ احکامات کو اصل بنیاد بنا کر فتنہ کی آگ کو روشن کر کے رکھا ہے۔

ممتاز قادری کو پھانسی پر کس نے چڑھایا تجزیہ نگار اختلاف نظر رکھتے ہیں

۱۔بعض کا خیال ہے ویٹی کن والوں نے چڑھایا تھا اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں پھانسی کے فوراً تعمیل حکم کی خوشخبری کا وفد ویٹی کن بھیجا تھا۔

۲۔بعض کا کہنا امریکا نے چڑھایا ہے۔

۳۔بعض کے کہنا ہے نواز شریف نے چڑھایا ہے۔

۴۔بعض کا کہنا یہاں کے سیکولر علماء نے چڑھایا، جب بھی میسحوں اور مسلمانوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے تو یہ لوگ ہاتھوں میں چیک لے کر وہاں پہنچتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنے ملک میں مقیم یا یہاں کے شہری اور ساتھیوں کے دکھ درد پریشانیوں کا خیال نہ رکھیں بلکہ ان کا یہ عمل جسارت ہے عام طور پر یہ ایک دوسرے کو متہم نہیں کرتے ہیں بلکہ باہر سے ہی لڑاتا ہے اب ان کے حال احوال کے اس عمل سے اچھا ہو رہا ہے لیکن ان مولویوں کا یہ ثابت کرنا ہے اسلام رواداری کا مظہرہ ہے ان کے باپ دادا کو برا بھلا کہنا برداشت نہیں لیکن ان کے نبیؐ اور قران کی اہانت اور جسارت میں عفو و درگزر کرنا چاہیے۔

اتحاد مسلمین:

ڈاکٹر مصطفی سباعی مصری کتاب السنہ ومکانتہا ص ۲۳ پر کہتے ہیں کہ یہ بات نا قابل شک و تردید ہے کہ امت اسلامی میں خلافت اسلامی کے منصب کے لئے کون لائق وسزاوار ہے ہی تفرقہ کا باعث بنا ہے لیکن اب یہ موضوعات ہمارے لئے مفقود ہیں بلکہ طویل عرصے سے مفقود ہیں۔اس وقت سب استعمار کے شکنجے میں ہیں نہ ہمارے پاس کوئی ملک رہا ہے کہ جس کے لئے جنگ کریں نہ ہمارے پاس کوئی خلافت ہے جس کے لئے ہم اختلاف کریں۔وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم منتشر مسلمانوں کو جمع کریں، مسلمین کو متحرک کریں اور جن معرکوں نے جھوٹی احادیث صحابہ واصفیار کے بارے میں چھوڑا ہے ان کو تکرار کرنے سے گریز کریں استاذ سباعی کو یہ جملہ بھی اضافہ کرنا چاہیے تھا جو احادیث اصحاب کے فضائل میں گھڑی ہیں ان کو بھی چھوڑیں۔جنھوں نے شریعت کے پرچم کو بلند کیا ہے انہوں نے اس مسئلہ کو درک کیا ہے باب علماء مسلمین عصر حاضر میں عام مسلمانوں کی رغبت خواہشات کا احترام رکھتے ہوئے علماء مفکرین کو تصفیہ کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

علماء اہل سنت تقریب کے لئے میدان میں اترے ہیں اپنی درس گاہوں میں فقہ شیعہ کو کلیات میں رکھا ہے

اپنی کتابوں میں شیعہ فقہ کا ذکر کیا ہے ہم خود جب سے جامعہ الازھر میں تدریس شروع کی ہے اپنی تالیفات اور دراسات میں اس پر عمل پیرا ہیں لیکن علماء شیعہ نے عملی میدان ابھی تک کچھ نہیں کیا ہے جو کچھ انھوں نے سیمیناروں میں مجاملہ گوئی کی ہے صحابہ کے بارے میں بدگمانی فی زمانہ جاری ہے ان کے بزرگوں کے کتابوں میں لکھی گئی اخبار وروایات تقریب کے موضوع سے مختلف ہے جس وقت شیعہ سنی کے درمیان تقریب خاصی اہمیت کا شکل اختیار کر رہے تھے اس وقت صحابہ کے حق میں نقد وتنقید سے بھری ہوئی کتاب منظر عام پر آئی ہے ۱۹۵۴ء میں ہم مدینہ سور جبل عامل میں عبدالحسین شرف الدین کے گھر گیا وہاں بعض شیعہ علماء بیٹھے ہوئے تھے بحث شیعہ سنی کے درمیان اتفاق پر چلی ہے نتیجہ اس پر ختم ہوا اس کے لئے بہتر موثر کام ایک دوسرے کے گھر جائیں ایک دوسرے سے ملاقات کریں تقریب کے لئے کتابیں تصنیف کریں عبدالحسین شرف الدین رحمۃ اس میں بہت رغبت دیکھاتے تھے ہم دونوں میں اس پر اتفاق ہوا خوشی سے بھرے نتائج کے منتظر تھے پھر ہم اور بھی شیعہ سیاسی تاجر وادیبوں سے ملے لیکن بہت عرصہ نہیں گزرا تھا کہ عبدالحسین شرف الدین کی ابوہریرہ پر سبّ وشتم سے بھری کتاب بازار میں آئی یہ خبر سن کر تعجب وحیرت ہوئی۔

احلام تقریب بین المذاہب:

پہلے اس عنوان کے تین کلمے کی وضاحت ضروری ہے ان کلمات کی وضاحت کے بعد اس کوشش کی کامیابی کہاں تک متوقع ہے؟ کامیاب ہونے کے بعد اس کے خدوخال کیا ہونگے اور کیا اثرات مرتب ہونگے دیکھیں گے پہلے ان کلمات کی وضاحت کرتے ہیں۔ احلام جمع حلم ہے اس خواب کو کہتے ہیں جس کی تعبیر خوابوں کی تعبیر کرنے والوں کیلئے ممکن نہ ہو بلکہ ان کے نظر میں تعبیر بہت بری ہو جس کا اظہار نہیں کرسکتے ہیں یا بالکل جانتا ہی نہیں ہے بلکہ ناممکن ہے۔ طبیعت خراب لوگ ایسے خواب دیکھتے ہیں سورہ یوسف ۴۴ میں آیا ہے۔

یہاں عزیز مصر کے خواب تعبیر کرنے والوں نے تعبیر کرنے سے انکار کیا تھا شاید احتمال قوی اللہ نے یوسف کو زندان سے نکالنے اور اقتدار پر لانے کیلئے ایک ایسا خواب بادشاہ کو دیکھایا ہو جس کی تعبیر بغیر مولک وحی کوئی نہیں کرسکتے ہیں۔

کلمہ تقریب۔

''مذاہب'' کلمہ مذاہب ادیان سے خارج یا ادیان کے بھگوڑوں غداروں باغیوں کو کہا جاتا ہے مذاہب کو یکجا جمع کرنے کی تین صورتیں بن سکتی ہے دوبارہ دین میں واپس آجائیں۔ طاقت وقدرت کے ذریعے پابندی لگائیں ملحد بے دین بنانا چاہتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین تو چھوڑ واتحاد سے قریب جانے کی کوشش ایک قسم کی احلام ہے۔

لہٰذا اہل علم ودانش کو یہ سوچنا چاہیے اتحادی کوششوں میں کوئی خرابی مایوسی آیا ہے وہ کیا تھا۔

سابقہ اتحادی عمائدین پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔

سابقہ داعی اتحاد میں کون کون تھے

۱۔ جمال دین افغانی

۲۔ محمد عبیدہ

محل تحریک اتحاد مصر ہے۔

مصر کے اسلامی تاریخ کے چند ادوار ہے۔

۱۔ دور دخول مصر خریطہ عالم اسلامی ہے اس دور کا نابغہ عمرو بن عاص تھے اس وقت فرقے نہیں تھے صرف اسلام تھے لہٰذا ان کی اگر دعوت خالص اسلامی تھی قطع نظر خود ان کی ذاتی تصرفات سلوک خلفاء ان سے اچھے نہیں تھے عمر بن خطاب ان سے ناراض تھے عثمان نے ان کو معزول کیا تو انہوں نے عثمان کے خلاف تحریک چلائی۔

۲۔ دوسرا دورا سماعیلی شیعہ کا دور ہے دوسو سال سے زائد وہاں حکومت۔

۳۔ دور اہل تسنن ہے جو صلاح الدین ایوبی سے شروع ہوتا ہے۔ دولت اسلامی میں شامل ہو گیا۔

۴۔ برطانیہ فرانس کا متنازعہ علاقہ تھا۔

لیکن مذہب سنی عام تھا یہاں تک دوسرا ملوکی میں طاقرفقہی فرق بنیں لیکن شیعہ اسماعیلی دبے ہوئے تھے یہ نہیں اٹھا سکتے تھے جمال دین افغانی شیعہ تھے لیکن وہ مولوی نہیں تھے وہ سیاسی آدمی تھے وہ افغان حکومت سے علیحدگی ہونے کے بعد دنیا کا چکر لگایا ہندوستان گیا ایران گیا فرانس برطانیہ گے پھر آ کر مصر میں دعوت اتحاد مسلمین شروع کیا۔

موسس تقریب بین المذاہب:

مرجع شیعیان جہاں آیت اللہ بروجردی مرحوم تھے جیسا آپ کی حیات پر لکھی گئی کتاب میں آیا ہے نیز مصر اور تہران کے مرکزی دفتر سے صادر رسالہ الاسلام اور رسالہ تقریب کے موضوعات سے واضح ہوتا ہے ان کا یہ دعویٰ کہ ہماری مذہبی ہم آہنگی تقارب وکاوشوں کا مطلب یہ قطعاً یہ نہیں اپنے مذہب کو دوسرے مذہب پر ٹھوسیں لیکن بانیان کے کردار واقوال اور مجلّات میں نشر ہونے والے مضامنین اس کے برعکس ہیں آئیں دیکھتے ہیں:

۱۔ حیات آیت اللہ بروجردی میں آیا ہے کہ آپ کی تقریب مذاہب کی کاوشوں کا مقصد یہ ہے کہ سنیوں پر یہ واضح کریں دونوں کا مرکز التقاء اتفاق اہل بیت ہے کہ ہم دین کو اہل بیت سے لے لیں رسالہ تقریب صادر از تہران شمارہ ۳۶ ص ۱۱۱ پر یہ عنوان آیا ہے اہل بیت نقطہ التقاء مسلمین مقالہ نگار عبدالکریم سلیمان میں آیا ہے اہل بیت کا

تعارف مسلمانوں کے نزدیک چنداں مشکل و پیچیدہ نہیں ہے اہل بیت وہی ذوات جن کے حق میں امام شافعی نے کہا ہے۔جن پر صلوۃ بھیجے بغیر نماز قبول نہیں ہے اہل بیت وہی ذوات ہے،جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے وہ علی فاطمہ اور حسن وامام حسین ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں ان مفسرین نے تصریح کی ہے یہاں سے اندازہ ہوتا ہے فرقوں نے دین سے بولتا کچھ ہے کرتا کچھ اور ہے اور ادھر ادھر نہ جائیں اس عنوان پر بحث کرتے ہیں ایک دین یا مذہب یا فکر دوسرے کو اپنی فکر کی حجت پر ایسے دلائل پیش کریں جو دوسرے کے لئے نا قابل رد ہو جبکہ پورے اہل سنت میں بھی ابھی تک اس بات پر اتفاق نہیں کہ یہ آیات ان کی شان میں ہیں یا نہیں۔ آپ چند روایت فروشوں سے ان ذوات کے لئے مخصوص کرنا شرط التقاء کی یہ کوئی اصل نہیں ہے۔

۲۔اہل بیت کے لئے جن ذوات کا نام لیا ہے ان کے نام امت کے نزدیک محترم ہونے قابل استفادہ ہونے انہیں مصدر شریعت بنانے کی کوئی منطق نہیں ہے۔محترم ہونے سے وہ مصدر شریعت نہیں بنتے ہیں مصدر شریعت کے لئے سند محکم چاہیے۔

۳۔آپ نے نام ان کا لیا لیکن شریعت کو ان سے کئی سال بعد آنے والے امام صادق سے لیا ہے اس کا کیا جواز بنا ہے؟ مصدر شریعت بننے حجت بننے کے لئے وحی شرط ہے آپ پر وحی نہیں ہوتی تھے۔چنانچہ امام خمینی نے اپنے نجف کے درس ولایت فقیہ میں واضح کیا ہے ولایت اہل بیت یا امام کے بارے میں کوئی آیت نہیں ہے اسی طرح فی زمانہ ہجاز کے شہر کے ایک بڑے پایے کے عالم دین شیخ صفا نے بھی اہل بیت کے مناظر سے کہا ہے ہمارے پاس اہل بیت کی شان میں کوئی آیت نہیں ہے۔ آپ میں قدرت طاقت ہے ان باتوں نے شریعت کے بارے میں فرمایا گیا صرف درک نہیں صفحات کی روایات اعتقاد فقہی پیش کریں۔

تقریب بین المذاہب کے عمائدین کے زاویے:

تقریب بین المذاہب کے عمائدین:

۱۔شیخ سلیم بشری

۲۔محمود شلتوت

۳۔شیخ عبدالحلیم

۱۔شیخ سلیم وہ شخصیت ہے جن سے علامہ عبدالحسین بتاتی نے مناظرہ کیا تھا وہ شیخ سلیم بشری کے بیان کے بعد نشر ہوا تھا مصر کے ایک بزرگ ہستی عمید جامعہ الازھر علامہ عبدالحسین کے ہر سوال وجواب کے سامنے خاضع سر تسلیم ہو گئے تھے۔شیعہ معاشرے میں اس کی بہت پذیرائی ہوئی ہر زبان میں اس کا ترجمہ ہوا، بعد میں سنیوں نے دلیل مراجعات کے نام سے اس کا رد بھی کیا لیکن مصر معاشرے پر کیا اثر پڑے تھے یہ نہیں دیکھا گیا حق وانصاف یہ

ہونا چاہیے تھا اگر پورا عالم سنی شیعہ نہ ہوتے کم سے کم مصریوں کو شیعہ ہونا چاہیے لیکن اس بارے میں مصر میں تاثرات منفی نہیں دیکھا۔

۲۔''شیخ شلتوت''، جس نے تاریخ میں پہلی بار یہ فتویٰ صادر کیا کہ فقہ جعفری پر بھی دیگر مذاہب کی طرح عمل ہوسکتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دین وشریعت نہیں یہ معاشرتی مسئلہ ہے کسی بزرگ کی خواہش پر مذہب بدل سکتا ہے۔

۳۔''محمد بن عبدالوہاب''، احمد امین کتاب زعماء الاصلاح فی العصر الحدیث ص ۱۳ پر لکھتے ہیں محمد بن عبد الوہاب حجاز کے شہر نجو قریہ عینیہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم علماء ضیلہ کے پاس پڑھے پھر مدینہ منورہ گئے وہاں کے علماء سے پڑھے پھر مدینہ سے بصرہ گئے وہاں چار سال رہے پانچ سال بغداد میں رہے کچھ سال کے دوستان دو سال ہمدان میں رہے وہاں فلسفہ اشراق وتصوف پڑھا پھر قم گئے وہاں سے واپس اپنے شہر آئے شہر میں اٹھے مہینے لوگوں سے الگ رہے پھر کمر بستہ ہوکر نکلے پورے ہم وغم اساس اسلام توحید کی آواز کو بلند کیا ترکستان کے خلاف اعلان جہاد کیا، اپنے پورے اس عرصے میں وہ مظاہر اجتماعی مسلمین کو دیکھا تو کل کے کل بدترین شرکیات میں محو و مستغرق ہے کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کی پرستش نہیں ہوتی سورج چاند ستارے دریا درخت پتھر سب کی پرستش کرتے غاروں تک معبود بنایا ہے حضرت عمر نے سنا کہ عرب حدیبیہ میں اس درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہیں جہاں آپؐ نے مہاجرین آپ کے بیعت کی تھی تو عمر نے حکم دیا اس درخت کو کاٹ دیا جائے۔

اتحادیہ:

اتحادیہ کے نام سے اس وقت دو فرقے چل رہا ہے دونوں فرقوں کے اہداف عقیدہ توحید الوہیت اللہ کو ختم کرنا ہے ایک طریقہ نزولی سے دوسرا طریقہ صعودی سے کتاب موسوعہ میسرہ ص ۹۴۳ پر آیا ہے پہلے فرقے کا کہنا ہے تصور خالق ومخلوق غلط ہے کائنات میں اللہ کے سواء کوئی وجود ہے ہی نہیں اس فرقے کے اس عقیدے کا مصدر کتاب فیدات ہندو ہے جبکہ ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اپنی کتاب فصول الادیان میں لکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہے ذرہ تخلیق متلاشی ہو کر خالق میں محو ہو جاتے ہیں اس فکر سے نظریہ وحدت الوجود نکلا ہے ابن عربی نے اپنی نظریہ وحدت الوجود چھٹی صدی میں فلاسفہ ہند سے لیا ہے کتاب معجم الفاظ عقیدہ ص ۱۸ پر لکھتے ہیں وجود مخلوقات ہمیں وجود خالق ہے یہی فکر عقائد صوفیہ تمام اتحادیہ ہے تاہم ان تمام اتحادیہ ابن عربی اسلام سے قریب ہے فروعات دین کے قائل ہے۔

اتحادیہ صعودی والوں کا کہنا ہے تمام ادیان کو مٹا کر ایک دن بنائیں چنانچہ کتاب موسوعہ میسرہ ۶۵۹ پر آیا ہے حسن مونیہ اس اتحادیہ کے داعی ہے ان دونوں اتحادیہ کے عزائم ومنویات دین وشریعت اسلام کا خاتمہ ہے ان کا عزم و ارادہ ہے لیکن ارادہ ومشیت الٰہی ان کے ارادے کو ختم کریں گے اندیریدوں ان یطفئو۔

علامہ کبیر استاد محمد عبداللہ محمد ھامی:

معالم تقریب مذاہب محرم الحرام ۱۳۸۴ھ شمارہ ۵۳۔۵۴ ص ۲۰۳۔

آپ نے تقریب مذاہب کے اصول کو اختصار میں بیان کرتے ہوئے فرمایا تقریب داخل اسلام میں مسلمانوں کے سمت جادہ کا تعین کرتا ہے مسلمانوں کے درمیان سلوک رفتار کا تعین کرتا ہے مسلمان ہر قسم کے طائفہ گیری اقلیمی سے پاک ہونگے تا کہ بین المذاہب جاری عداوت سے رہائی ملے مسلمانوں کی وحدت کا تحفظ ہو جائے اس مختصر جامع تعریف کی روشنی میں سے یہ توھمات تخیلات خارج ہونگے تقریب مذاہب اسی مقصد کے لئے نہیں کہ مسلمان بھی غیر مسلمانوں کے درمیان میں تبشیر شروع کردیں دعوت اسلام شروع کریں یا فرقہ دوسرے فرقہ میں جا کر اپنی فرقہ کی طرف دعوت دیں نیز یہ بھی نہیں تقارب بین تقارب ادیان کا ایک شاخ ہو نیز وہ بھی نہیں جو غلات خود کو اسلام سے متصف کرتے ہیں جو اہم ارکان اسلام کے مخالف ہے نیز جو مسلمانوں میں دین وشریعت سے خارج ہونگے نیز وہ مدارس و مذاہب اسلامی جو مسلمانوں کے درمیان میں اختلاف کا باعث بنیں وہ بھی خارج ہونگے تقریب تمام ابعاد وجود کے ساتھ وحدت مسلمین کا ڈھانچہ ہونگے اور اس وحدت کا دفاع کا مرکز ہونگے وحدت مسلمین کی دوسخت ہے دیگر عام مسلمان کی جہاں جہاں مسلمان حقوق عامل کا تحفظ کریں گے مغرب پر جنسی نظر سے ہٹ کر مقصد مال ناموس حقوق کی تحفظ ہونگے۔ ہر ایک مسلمان دوسرے کا اخ ہونگے اس تعریف کے تحت مندرجہ ذیل نکات لکھتے ہیں:

۱۔تقریب کی اہداف حرکت تبشیری نہیں جو مسیحیوں میں رائج ہے تا کہ غیر مسلمین علاقوں میں جا کر دعوت اسلام کرے۔

۲۔ایک مذہب دوسرے مذہب والوں کے درمیان میں جا کے اپنی مذہب کی دعوت دے۔

کیونکہ تقریب ایک مذہب کو بنانے یا کمزور کرنے کی حق میں نہیں ہے جو صرف عداوت جو چل رہی ہے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔

استعمار کی ظالمانہ جابرانہ تصرفات دیکھنے کے بعد اہل فکر و دانش غیور مسلمانوں کے اذہان میں اتحاد مسلمین کا فارمولا سامنے آیا استعمار غرب سے رہائی کے لئے وحدت مسلمین ضروری اور ناگزیر ہے انھوں نے اتحاد اسلامی کو ایک عمل ضروری اور امکان کامیابی پیش کرتے ہوئے کہا ہے مسلمانوں کا متحد ہونے کا تقاضا موجود موانع مفقود ہے اس کے بغیر دشمن سے رہائی ناممکن ہے جن ذوات نے اس فارمولے کو پیش کیا ہے ان کی فکر اور اخلاص نیت اور استقلال میں بہت کچھ حد تک متفاوت اور مختلف درجات کے حامل ہیں سب یکساں نہیں ہیں بلکہ وہ ذوات جو ہمیں

اپنی جگہ مخلص نظر آتی ہیں وہ بھی اپنی جگہ شاکی ومتردد نظر آتا ہے ان کے پس پشت مریدین کچھ حد تک ان کو بولنے کی اجازت دی ہے ورنہ وہ اس حد تک آزاد وخود مختار نہیں ہے اتحاد مسلمین کی تحریک جمال الدین افغانی اوران ک ء رفیق تحریک محمد عبدہ سے شروع ہوئے امام خمینی پر ختم ہوئے ہیں اب وہ آخری ہچکی لے رہے ہیں۔

اتحاد اسلامی اسمبلیوں میں موجود ممبران احزاب مقتدر اور مخالف جیسا نہیں ہے جہاں دونوں کا ایک ہی نظریہ ہوتا ہے وہ اس مملکت کو چلانا ہے لہٰذا کبھی کبھی اختلاف کرتے ہیں اظہار وجود کرنے کی حد تک یا قدرت نمائی کی حد تک مخالفت کرتے ہیں کا کوئی جواز منطق نہیں بنتی ہے جس طرح شہر آباد سازی میں جو بحث موجود ہے وہ کس پر لگائیں صنعت لگائیں زراعت کو اٹھائیں تعلیم کو اٹھائیں بجلی پانی کو اٹھائیں ہر ایک اپنے زاویے نگاہ سے ترجیحات رکھتے ہیں ہیں مسئلے کو حل کرنا دونوں کا منشور ہے حل کسی صورت میں ہونا چاہیے اس میں انھیں کوئی اختلاف مخالفت نہیں لہٰذا تھوڑی سی مخلافت دکھانے کے بعد اپنے نظریے سے دستبردار ہوتے ہیں' یا دست بردار ہونے کیلئے ہوئی رشوت لیتے ہیں اکثریت میں شامل ہوجاتے ہیں لیکن اتحاد بین المذاہب ایسا نہیں ہے۔

مذہب کسی صورت میں چھوڑ نہیں سکتا دستبردار نہیں ہوسکتا ہے وہ تھوڑی دیر کے لئے ہی کیوں نہ ہو مذہب پے ہے تو رہے گا یا مذہب پہ ہے یا مذہب سے نکل جائے تو اس صورت میں قائم مذہب کے سامنے چند فارمولے ہیں:

۱۔ ہر ایک اپنے مذہب پر رہ کر متحد ہوجائیں۔

۲۔ سب کو ختم کر کے نئے مذہب قائم کریں۔

۳۔ سب ختم کر کے اسلام میں واپس آجائیں جہاں تک تمام مذہب اپنے مذہب میں رہ کر اتحاد کریں اس موضوع پر مرحوم آیت اللہ محمد حسین فضل اللہ نے کوئی ۱۸ اص پر مشتمل مقالہ لکھا تھا جو مجلّہ ثقافۃ اسلامی شماری ۳۹ پہ نشر ہوا ہے اس کا عنوان تھا وحدت اسلامی بین والواقعی والمثال یعنی یہ وحدت حقیقی نہیں ہے یہ عالم مثال عالم اسلام کی بات ہے یہ فلسفہ مثل افلاطونی نظر آتا ہے یہ قہوہ خانوں میں چائے پیتے وقت کرنے والی گفتگو ہے یا یہ اصطلاح حالات حاضرہ پر گفتگو کرتے وقت ایک دوسرے سے کہتا ہے بتاو آج کل کیا ہو رہا ہے۔ تو حقیقت سے دور کا واسطہ نہیں ہے ممکن نہیں ہے یہ حقیقت کس شکل میں نمودار ہوجائے ابھی تک ۴۰۰ سال گزر گئیا س پودے کی شجر کاری کر کے ۴۰۰ سال ہوگئے پھل تو دور کی بات ہے پتا نکلتے نظر نہیں آتا ہے اوپر پودے بھی ہرا نظر نہیں آتا ہے۔

دوسرا فارمولا سب کو ختم کر کے ایک بنائیں اس صورت میں چند مفروضے ہیں۔

۱۔ ان سب سے وہ بہتر ہونا چاہیے لیکن اس کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

۲۔ برابر ہونگے تو اس میں کوئی حسن وفائدہ نہیں اسی وجہ سے جب ایران میں انقلاب اسلامی آیا اور امام

خمینی نے اتحاد اسلامی کی دعوت دی اور عالم اسلام انتہائی شدت سے انتظار کررہے تھے اس اتحاد کی شکل کیا ہوگی جب ایران میں نیا آئین بنایا تو اس میں لکھا ایران کا سرکاری مذہب جعفری ہوگا تو سب کی امیدوں پر پانی پھیرا یعنی مذہبیت اپنی جگہ رکھ کر اتحاد کی بات نا قابل فہم ہے چنانچہ اہل فکرو دانش کے گلے میں پھنسنے والی ہڈی چنانچہ مرحوم فضل اللہ نے اس بارے میں مکالمہ لکھا ہے جو ثقافۃ اسلامیہ منشور رایز کی دمشق شمارہ ۱۸ شوال ۱۴۰۸ اص ۴۷ پر آیا ہے دولت اسلامی بین اسلامیہ والمذ ہبہ کے بارے میں لکھتے ہیں یہ کیسے ممکن ہوگا ایک گروہ کا کہنا ہے قیادت اللہ رسول کی طرف سے طی شدہ ہے اس کا حقدار علی ہے علی سے چھنے والے غاصب متجاوز ہیں جب کہ دوسرے کا کہنا ہے یہ حق اجتماعی ہے یعنی اجتماع تعین کرتا اجتماع ہی نے علی کی جگہ ہر ان کو انتخاب کیا ہے یہ دو متضاد کیسے اتحاد ہوگا۔

الحاد شرکی شرعی؟

مسلمان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے پھر وہ وضاحت کرتے ہیں شرک کے بھی دو قسم ہے شرک جاہل جو اسلام آنے سے پہلے عرب بدو مانتے تھے اس کو ہم مسترد کرتے ہیں اس کو عصر حاضر کے مشرکین بھی مسترد کرتے ہیں بلکہ کتابیں لکھتے لیکن ایک اور شرک ہے اس کو توسل کہتے ہیں اگر کار شرک کو توسل کے نام سے انجام دیں گے تو وہ شرک تو رہے گی لیکن وہ جائز ہو جائے گی ۔لہٰذا ان کے بعض کا کہنا ہے ہر شرک بدعت وحرام نہیں ہے' ان کا اصرار ہے یہ انبیاء اولیاء ائمہ کی تعظیمو توقیر کا مسئلہ ہے یہ شعائر اسلامی ۔

ہمیں ان سب کو دیکھنا پڑے گا پہلے مرحلہ میں توسل کے حیثیت بیان کرنا ہوگا۔توسل کی دو قسمیں ہیں تو سل معنوی اور توسل مادی دونوں میں ایک مشترکہ حقیقت ہے وہ یہ ہے توسل واسطے رابطے کو کہتے ہیں وہ دو چیزوں میں جوڑتا ہے مشینریوں میں گھروں میں تعمیرات میں جو ایک میخ لگاتے ہیں وہ توسل ہے جو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے جو ایک چیز ہے اگر ایک انسان صدر مملکت مرجع وقت قاضی قضاء کے پاس خود جا سکتا ہے تو وہ کسی کو واسطہ نہیں بنائیں گے کسی کو واسطہ بنانا عیب سمجھتے ہیں نقص ہم کیوں کسی کو واسطہ بنائیں ہمارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے لہٰذا عرب بدو آ کے حضرت محمد سے پوچھا جس اللہ کی طرف آپ ہمیں بلا رہے ہیں وہ ہم سے دور رہیں یا نزدیک ہے اگر نزدیک ہے تو ہم نزدیک کے لئے کلمات ہے استعمال ہوتے ہیں اگر دور رہیں تو ہم دور میں استعمال ہونے والے الفاظ استعمال کریں گے۔

تو عرب بدو نے اللہ کو جاننے کے لئے محمد کو واسطہ بنایا' حضرت محمد کو عرب بدو کے یہ سوال اللہ تک پہنچانے کی وسیلہ نہیں چاہتے تھے اللہ نے خود جواب میں فرمایا کہ ہم قریب کے لئے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اللہ کے فضل وکرم اپنے بندوں پر محمد سے زیادہ ہے تو کیوں محمد کو واسطہ بنائیں واسطہ مذموم ہوتا ہے واسطہ کا اپنانا ضروری ہے واسطہ کا چھوڑنا قابل مذمت ہے بندوں کو اللہ کی طرف جانے کیلئے واسطہ ہے وہ ہے انبیاء حضرت محمد آپ کے حیات وممات میں

حضرت محمد لایا ہوا شریعت اگر اسے ہے اگر روگردانی کریں گے تو عتاب وعقاب ہوگا حضرت محمد کے بعد علماء اسلام ہیں۔

دین وشریعت جانے کے لئے نبی کریم کا واسطہ ضروری ہے آپ کے حیات مبارک کے بعد علماء سے توسل ضروری ہے اگر متوسل نہیں ہوئے تو مورد عتاب وعقاب قرار پائیں گے قرآن کو سمجھنے کے لئے لئے عربی پڑھنا ضروری ہے اگر کوئی کہہ کہ ہم بغیر قواعد عربی کے قرآن کو سمجھیں تو یہ عمل مذموم ہیں اگر دین وشریعت کو سمجھنے کیلیے علماء سے پوچھیں گے تو مذموم قرار نہیں پائیں گے اگر نہیں پوچھیں گے تو تو مذموم قرار پائیں گے اس طرح مرض کے شفاء کے لئے دوا ضروری ہے دوا کا نہ کھانا عقلاء کے نزدیک مذموم ہے اور عملی میدان میں شفا نہیں ہوگے۔

اب آتے ہیں دنیاوی زندگی کی ضروریات میں پانی غذا ہے زراعت ہے فصل ہے اولاد ہے آیا اللہ نے حضرت محمد کو دنیا بنانے کیلیئے وسیلہ بنایا تھا ان چیزوں کے لئے محمد کو وسیلہ بناو ورنہ مطلوب بھی حاصل نہیں ہونگے عقلاء بھی مذمت کریں گے آیا دنیا میں وہابی اس فیض سے محروم ہے ان کی بیماریوں کی شفاء نہیں ہوتی ان کی زندگی اچھی طریقہ سے نہیں چل رہی ہے وہ بغیر توسل یہ چیز حاصل نہیں خرر ہے ہیں؟ کیوں اللہ نے یہ پابندی یہ شرط مسلمانوں پر عائد کی ہے، بجرم اقرار واعتراف بہ الوہیت وخالقیت کے علاوہ توسل بجمد کی شرط لگائی ہے جبکہ حضرت محمد کی نبوت کی نبوتجو نہ ماننے والے یہود ونصاریٰ اپنے نعمتوں کے صدقات متوسلین کو بھیج رہے ہیں متوسلین ان کے صدقہ خور بنے ہوئے ہیں متوسلین میں سے کون آج یہ صدقہ نہیں کھارہے ہیں امریکہ کی یورپ والوں کی اقتصادی بائیکاٹ سے کیا نہیں ڈرتے اگر وہ اقتصادی بائیکاٹ کریں گے تو ہم زندہ نہیں رہیں گے اقتصدی بائیکاٹ ہٹانے سے ایرانی متوسلین نے جشن منائی باہر دنیا میں غیر متوسلین کی عیاشی ہے متوسلین کی بدبختی ہے اس کو نہیں چھوڑیں ہم اہم شریعت ہم قرآن میں دیکھتے ہیں توسل کرنا واجب ہے یا جائز؟

آیت اللہ جعفر سبحانی۔عاملی۔حافظ بشیر کے چیخ وپکار سر توڑ کوشش کر کے یہ نتیجہ حاصل کی ہے کہ یہ عمل جائز ہے اس جواز کے لئے آپ نے ان کی حیات تک محدود نہیں رکھا بلکہ ممات کے بعد بھی توسل کررہا ہے جبکہ قرآن میں آیا ہے ممات والے زندوں کی بات نہیں سنتے حتیٰ محمد سے کہا کہ آپ مردوں سے ہیں سنا سکتے ہیں جب محمد سنا نہ سکے تو ہم کیسے سنا سکیں گے ہم آپ نے ایک فعل جائز کے لئے پوری امت کو لعن ونفرین کا نشانہ بنایا ہے آپ نے ایک فعل جائز پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ہر آئے دن نے اس سے تنزل دے کر نسل بہ نسل چلائی ہے اوران کے دوست داروں تک کو چلائی بلکہ گمنام مجھول الحال قبروں تک چلائی ہے بلکہ ڈنڈا اور چپل تک چلائی ہے بلکہ آپ نے بال تک چلائی ہے یہ سب بدنیتی پر مبنی ہے دین سے عناد و دشمنی پر مبنی ہے اور کچھ نہیں اگر کوئی شخص دینو شریعت کو جاننے کے لئے پیغمبر سے رجوع کرنے میں تکبر وغرور میں آکر اعراض کیا تو یقیناً وہ جہنمی ہونگے اس میں خوئی شک وشبہ نہیں اگر

کوئی شخص تنگ دستی فقر وفاقہ عدم اولاد کی عالم میں سختی سے گزرے کسی دن رسول اللہ سے متوسل نہیں ہوا التماس نہیں کیا تو کیا یہ جہنم میں جائیں گے آج مدینہ میں مسجد نبوی میں ایک ستون ہے ستون ابولبابہ کے نام سے معروف ہے وہ جنگ بنی نظیر میں مسلمانوں کی راز فاش کئے تھے راز فاش ہونے کے بعد پشیمان ہوگئے گھر سے اسی سے آکر خود کو ایک ستون سے باندھا اور کہا اے اللہ میں نے توبہ کی ہے اگر میرا توبہ قبول ہے تو اپنے رسول پر وحی بھیجے اس طرح بہت دن ستون سے باندھ کر گزر لوگوں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ اللہ سے دعا مانگیں رسول اللہ نے اللہ سے ان کے لئے دعا مانگنے سے انکار کیا کہا کہ وہ خود اللہ سے دعا مانگ رہا ہے آخر میں اللہ نے بغیر وسیلہ ابولبابہ کی توبہ کو قبول کیا۔

میں سے ہیں ان کا کوئی الگ مذہب نہیں ہے ان کی مذہب وہی ہے جو ابن تیمیہ اور احمد بن حنبل کی ہے آکر میں ان کا مذہب عقائد عشائرہ جو جاتی ہے نفی واثبات صحت وسقم کا مہر وہی رکھے گا جو اشاعرہ پر لگی ہے۔

کانفرنس اجتماعات:

ابھی تک ہونے والی اجتماعات سے ثابت ہوگیا مشترکین اتحاد برائے نام کرنے کے داعی فارم پری کیلئے یا کسی فریق کو دھوکہ دینے کے لئے اس کی واضح ثبوت یہ ہے تمام اجلاسوں افتتاح سے آخری قرارداد تک سینکڑوں شرائط اگر مگر لگا کر کیا ہے کہا ہے مشترکات پر اتفاق فرعیات اقتصاصات کو چھوڑیں اس ملک نکات فرنکات اختلافات پر کبھی بحث نہیں کیا بلکہ نامعلوم غیر ثابت شدہ احکامات کو اصل بنیاد بنا کر فتنہ کی آگ کو روشن کر کے رکھا ہے۔

یہودیوں کے حکماء نے یہودیوں کو وصیت کی:

یہودیوں اور مستشرقین کا نہ ازمودہ تجربہ ہے اس تجربہ کو اتحاد بین المسلمن نے بھی فلاسفہ اور وصی سماء قرار دے اتحاد کے پہلے منشور میں اعلان کرتے ہیں ہم یہ کام نہیں کریں گے ہمیں اس کلیہ کا تحلیل کرنا ضروری ہے یہ عدم امکان کی بنیاد ہے کس مراد سے کہتے ہیں:

۱۔ قانون فیزیکی

۲۔ فلسفی

۳۔ قرآنی

۴۔ سنتی

۵۔ معاشرتی ہے کیوں نہیں بدل سکتا ہے تجزیہ اس کے برخلاف ہے بہت سے یہودی مسیحی ہوگئے بہت سے مسیحی مسیحی مسلمان ہوگئے ہیں بہت سے ہندوس مسلمان ہوگئے بہت سے ہندو مسیحی ہوگئے ہیں کہاں سے کہتے ہیں نہیں ہو سکتے

ہیں۔

اتحاد مسلمین کی اسلامی ملکوں کی سطح پر کاوشوں پر تحفظات:

۱۔ممالک اسلامی کے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کاوشیں غیر عاقلانہ ہے کیونکہ استعمار اپنی تمام طاقت وقدرت سے آپ کو دبا رکھا ہوا ہے وہ آپ کو کبھی یہ اجازت نہیں دیں گے کہ مسلمان دوبارہ متحد ہو کر دوبارہ امپراطور قائم کریں وہ سوتے ہوئے نہیں ہے وہ ہر قسم کی نقل وحرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں آپ کے ملک میں حاکم ان کے نمائندے ہے وہ مسلح ہے اور آپ بے صلاح ہے۔

۲۔کوئی بھی معالج کسی بھی مشکلہ کے لئے پر عزم ہوتا ہے وہ پہلے مرحلہ میں اس مشکلہ کی اسباب پیدائش پر غور کرتے ہیں یہ مشکلہ کیوں اور کیسے کس کی غفلت عدم احتیاط سے پیش آئی ہے اس مشن پر اٹھنے والے اپنے وقت دور کے نوابغ تھے ان کو پتہ تھا مسلمانوں میں افتراق وانتشار کا مشکلہ سبّ وشتم خلفاء اور نظریہ امامت وخلافت اور اس کی ذیلی شاخ سبّ وشتم خلفاء ہے اس کو ایک دوسرے کو خطوط معتبر موثق افراد کے ذریعے پہنچانے اور خود اپنے علاقے میں نجی محافل اجتماعات میں اس جرثو کا نکالنے کی دعوت دیتے ہیں۔

۳۔تقریب بین المذاہب کا فارمولا بذات خود ان کے اندر اس بارے میں مایوسی ناامیدی یا اس مسئلہ اٹھانے سے احساس خطر کی دلیل ہے اہل فکر دانش کو یہ کلمہ بنتے ہیں مایوس ہونا چاہیے استعمار آپ کے سر پر مسلط ہے اس وقت کس چیز کے مالک نہیں ہے۔آپ ہمت وارادی کر کے نکلتے ہیں تو اتحاد ہی کو اٹھاتے کیوں تقریب کو اٹھایا ہے اس کلمہ ضعیف اور کمزوری پایا جاتا ہے چنانچہ سقیفہ کی اجتماع میں انصار کے کسی نمائندے نے کیا ہم مہاجرین سے کہیں ہم امیر ہونگے آپ ہمارے وزیر یہ سنی کو سعد بن وقاص نے کیا یہ لبیک کمزوری سر پر سوار استعمار کو بگانے کے لئے تقریب بین المذاہب کرنا اقتصادی بحران میں ہے اس بحران سے نکالنے کے لئے آپ اخروٹ کی بودہ لگائیں۔

۴۔آپ نے تقریب مذاہب کے لئے یہ طے کرنے جو عقائد جو اعمال محکم آیات قرآن اور مستند احادیث سے ثابت نہیں ہے جس جس کے پاس ہے وہ ختم کریں لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ آپ نے شیعوں کے فقہ اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔

دعاۃ اتحاد شیعہ:

اشارہ کیا تھا دعوت اتحاد ہمیشہ قلت کمزور ناتوان کی طرف سے ہوئی ہے اس حوالے شیعہ کو پہلے اتحاد کی طرف آگے بڑھانا چاہیے یہ اس صورت میں تھا اگر ان کے مقابل میں ایک طاقت ورقدرت مند جو اصل وحقیقت اسلام ہوتا وہ تو کہیں بھی نہیں اہل سنت جو اکثریت عدوی رکھتا ہے ان میں بھی خرافات پرستی قبر پرستوں کی کمی نہیں رہا لہٰذا وہ جرات مند ہو گئے کھلے عام دوسروں کو سبّ وشتم کا نشانہ بناتے ہیں اگر کہیں نہ کہیں انہیں اتحاد کی ضرورت محسوس کیا وہ ہزار

بہانہ وحیلہ سے اپنی ہمنوا ہم خیال بناتے ہیں سیاست کرتے ہیں عالم اسلام جب عالم کفر کی یلغار کی زد میں آیا آباد علاقوں میں ہونے والی جان سوز مناظر دیکھنے کے بعد اپنے حفظ وجود کے خاطر اتحاد کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ استعمار انگریز کی مشرق زمین کی طرف رخ دیکھنے کے بعد محمد حسن شیرازی اوران کے شاگرد محمد تقی شیرازی منادی اتحاد اپنے جنگ عالمی دوم کے بعد شیخ خالصہ ہبۃ الدین شہرستانی شیخ محمد حسین کاشف الغطاء داعی اتحاد بین انقلاب اسلام کے بعد امام خمینی اوران کے قائم مقام رہبری منتظری ان کے آقائے خامنہ داعی اتحاد دینی ہمارے پاکستان میں مرحوم آقائے عارف حسین اوران کے بعد آقائے ساجد گزران رقیب وحریف آقائے راجہ ناصر اتحاد مسلمین ہے آئیں دیکھتے ہیں پاکستان کے داعیان اتحاد کی شرح حال پیش کرتے ہیں۔

ا۔ مرحوم آقائے سید عارف حسین بذات خود با اخباری نژاد ہونے کے ناطے سے اتحاد اسلام کے داعی نہیں بن سکتے تھے لیکن امام خمینی اوران جانشین آقائے منتظری داعی اتحاد مسلمین ہونے کی وجہ سے متاثر ہوکر اتحاد کے داعی تھے اس حوالے سے آپ اتحاد مسلمین کا بڑا خیال رکھتے تھے، اپنی طرف سے کو یہ تجاویز لائحہ عمل نہیں رکھتے تھے لیکن اتحاد مخالف حرکات کے مخالف تھے اس سلسلہ میں دو مظہر چشم بد وسمع شہید پیش کرتا ہوں مرحوم آقائے صفدر حسین کی سوم یا چھلم کی مجالس جامع منتظر میں رحم یار شاہ نے بڑی جو بڑی سباب وشتام مولانا تھا ام المومنین پر بہت طعن کیا بادشاہ عمائد منتظران کے خاندان پنجاب میں بڑا انعام رکھتا تھا اس کے باوجود آپ نے اپنی خطاب میں اس کی مذمت کی ہے دوسری میر پور کے نواہی میں مرحوم غلام مہدی کے چھلم پر متعارض ہونے بھی سبّ وشتم کی راس نکالی آقائے رضا جعفر بھی معمولی نہیں تھے آپ نے مخالف مذمت کی لیکن آپ اپنی طرف کوئی کائحہ طی نہیں کر سکتے خاص کرنا آقائے سید جواد سے مخالفت نہیں مول سکتے تھے چنانچہ اتحاد اسلامی کے تحریک نفاذ فقہ جعفری کے نام بدلنے کی تجویز اور بھی علماء بزرگان ساتھ دیا جسے آقائے سید جواد نے ویٹو کردی اسی طرح دباوا گر آکر آپ نے اتحاد مسلمین کے حیات بینوں سے پہلے روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا۔

شیعہ کتابوں کی اشاعت تقریضات:

علماء دانشوران مصر سے ارتباط میں قابل ذکر یا فرد منفرد شخصیت جناب سید مرتضیٰ رضوی کشمیری کی ذات ہے آپ ۵۷۔۱۹۵۸ کو اس مقصد کے خاطر قاہرہ گئے اور قاہرہ کی ایک ہوٹل جس کا نام میامین تھا آپ وہاں دس مہینے سے زائد عرصہ قیام کیا آپ نے وہاں شیعوں کی یہ کتابیں طباعت کی اصل واصولھا شیعہ واصولھا تالیف آتے اللہ محمد حسین کاشف الغطاء یہ کتاب اوراس کا مولف دونوں اس قابل ہے کہ اہل سنت میں تعارف ہوجائیں دوسری کتاب عبد اللہ تالیف مرتضیٰ عسکری مرحوم جن کی کتابیں شیعہ سنی تنازعہ پھیلانے میں آگ مین پیٹرول کی کردار ادا کرتے ہیں آپ کی کتاب عائشہ کی ترجمہ سے گلگت میں فساد پھیلی تھے وسائل شیعہ تالیف محمد حسن بن محمد حسن جس کی مندرجات

پر خود شیعہ نالان ہے موحوم آیت اللہ بروجردی اس کتاب سے راضی نہیں متعہ کے بارے میں اس کتاب اور مستدرک میں چار سو سے زائد روایات اس سے متعہ ثابت نہیں ہوسکا تو صحیح مسلم کی ضعیف احادیث سے مدد لی ہے۔ مستدرک وسائل شیعہ تالیف مرزا حسین نوری، وسائل شیعہ سے زیادہ خفیفات و مرسلات کا مجموعہ ہے جس کی مولف تحریف قرآن پر کتاب لکھی ہے۔۔

۴۔ عقائد امامیہ۔

۵۔ الوصوفی الکتاب والسنۃ المتعہ واثھا گہ اصلاح الاجتماعی مصادر نہج البلاغہ کو چھاپا پھر ان کو علماء اور دانشوران مصرین کیلئے تحفہ کا بعد میں ان سے کتابوں کے بارے میں تاثرات لی پھر ان شخصیات کی تعارف اور ان کی ان کتابوں کے بارے میں تاثرات لیا ان سب کو آپ نے ایک کتاب کی شکل دی اس کتاب کا نام رکھا ہے۔

مع رجال الفکر فی القاہرہ آقائے سید مرتضٰی نجف میں رہتے تھے یہ چار بھائی ہے تین نجف ہوئے تھے مرتضٰی رضوی ایک سید رضی ایک رضا ایک کوئٹہ میں پاکستان ائیر فورس کا پائیلٹ ہے وہ عمامہ پہن کر جہاز چکاتے تھے غرض آقا سید مرتضٰی نے کی کتابوں کی دکان بھی تھی دکان کا نام تھا مکتبہ نجاح ہم کتابوں شوق میں ہفتہ میں جمعہ کے دن کتب نیلام میں شرکت کے لئے جاتے تھے ان سے اچھی واقف ہوں عوام کے دور میں آپ ایران تہران بز رجمیری میں آپ کی دکان تھی آپ مسلمہ نیک انسان تھے ان کے والد کا نام آقائے پرہیز گار تھا غرض میرا مقصد ان کو تنقید کا نشانہ بنایا نہیں بلکہ بتانا ہے یہ تقریب بین المذاہب کی پہلی منصوبہ بندی کا حصہ تھا اس سے انہوں نے شیعہ مذہب کا ایک مذہب نا قابل نقاش تبش نہیں کیا ہے بلکہ شیعہ سنیوں میں متنازعہ مسائل میں کو اٹھایا ہے اس سے زیادہ خطرناک کام جیسا کہ اس کتاب میں آیا آقائے مرتضٰی کشمیری نے مصر کے بعض علماء کتاب الغدیر تعریف بھی لکھوائی ہے یہاں سے اندازہ لگا سکتے ہیں ان متنازعہ کتابوں پر تقریض اچھی صالح کتاب مسلمانون کے لئے قابل قبول کتاب لکھنے والے شیعی تو دیکھ سکتا ہے سنی نہیں ہوسکتا ہے۔

اتحاد بین المسلمین بلتستان سے قبلہ آقائے شیخ محمد حسن جعفری کو دیا جاتا ہے:

یہ اعزاز تمغہ بلتستان کے مقہور خائف سنیوں نے دیا ہے جو بھی جونہی گفتگو میں غلات بلتستان کہتے ہیں تمہاری کیا حیثیت ہے اینٹ کی اینٹ بجائیں گے تہدید آمیز جملات سے خائف ہے وہ آقائے جعفری کی وجہ سے محفوظ ہے خاص کر علاقہ شگر وزیر پور کے لوگ آقائے سید علی رضوی کی لشکر جرار سے زیادہ خائف رکھتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ سنیوں کی حامی یا مدافع ہوں ان کی کوئی غلطی نہیں ہوتی اقلیتی مذہبی ٹولے اتنا شریف نہیں ہوتے ان کے زبان بھی گندے ہوتے چنانچہ پاکستان میں مقیم مسیحی کتنی دفعہ ہمارے نبی کی شان میں جسارت کی ہے بہر حال

آ قائے جعفری کو اعزازان کی طرف سے عطیہ ہے اس میں جائے شک نہیں آپ وہاں کے امین کے علمبرار ہے اما جہاں تک تعلیمات کے تحت کیا ہو سیرت امیر المومنین کی خاطر کیا ہو ایسا نہیں آپ جب سے اس منبر و محراب پر فائز تھے اسلام و مسلمین کا نام لینے سے روزہ رکھا ہوا آپ کی پوری توجہ فرانس میں مقیم مولی کی رضایت ندیم کو سلیم بعد مہدی شاہ اسمبلی تک پہنچانے کی حد تک رہا ہے۔

مشترکات برقناعت داعیان سے گزر:

داعیان اتحاد اسلامی کے متحدہ نکات میں سے ایک یہ رہا ہے کہ مشترکات پر اتفاق کر کے فرعیات سے صرف نظر کریں گے تو ہم متحد نہ ہونے کی سوال ہی نہیں ہوتے ہیں مشترکات ایمان بواحدانیت اللہ ایمان بنوت خاتم النبین حضرت ایمان بآخرت ایمان بقرآن وکعبہ اقامہ صلوۃ خمسہ وصوم رمضان دیتے ہیں فرعیات سے صرف نظر کا دو تصویر ہوتا ہے کہ تمام فریق اپنے فرعیات کو چھوڑیں مشترکات پر متحد ہو جائیں اس میں اتحاد اس بنیاد پر متحد ہو جائیں یہ تصور بہت کچھ قریب کر سکتا ہے اگر اس عمر عمل ہوتے تھے اب تک ایک دوسرے سے قریب ہو چکے تھے دوسرا تصویر ہر ایک اپنی فرعیات پر پابند رہیں یہاں اجلاسوں میں اس کو نہ چھیڑیں یہ اس کی مثال کچھ اس طرح سے ایک انسان کو ڈاکٹر یہ کہیں اب اپنی اصلی مرض ہمیں بتائیں اس کا ہم علاج کریں گے لیکن عارض امراض کے لئے ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ۃ ے ایسے پہلے سے ہو یا ابھی یا آئندہ ہو۔

شیعہ سنی کا اختلافی مسئلہ یہ ہے ج سنے امت کو دولخت کیا ہے بغض وعداوت کینہ ونفرت سے سینوں کو بھرا ہے وہ مسئلہ امامت ولایت علی ابتداء میں ولایت کا یہ معنی کرتے تھے علی سے دوستی علی کے حامی علی کے ناصر ہے لیکن سو پچاس سال گزرنے کے بعد اس کو کلمہ میں شامل بعض نے آواز اٹھائی بعض نے از روئے مصلحت خاموشی اختیار کیا بعض معاصر علماء اس سے آپ کے مذہب کی نقصان نہیں خرتے پھر اس کو آزادی اقامی مین شامل پھر اس سے یہ کلمہ بھی اضافہ کیا گیا اشھد ان علی ولی اللہ وخلیفۃ بلافصل یہ الاعلان سنیوں کی قصر مذہب کو بھرے بھرے جہاز سے اڑانے کی بات ہوگی ہماری کتاب عقائد رسومات شیعہ میں اس پر آواز اٹھایا تھا یہ غلط بات ہے ہم نے ایرانیوں سے کہا آپ کے پاس تعلیمات شیعہ دو ہے ایک ایران کے اندر دوسرا پاکستان کے اندر۔

فکر تقریب فکر جمال الدین افغانی:

جمال الدین افغانی کی شخصیت ہر زاویہ سے نبوغت وذھانت کرامت سیاست ایک شخصیت معمیٰ عجوبہ نا قابل تحصیل شخصیت کی متضاد ار معمائی پروگرام اپنی طرف سے کچھ لکھوں تو شاید یہ کہیں کہ شرف الدین نے کسی کو نہیں چھوڑا ہے وہ کسی کو بھی نہیں مانتے ہیں یہ اس وقت کے مومنین کا قصور نہیں بلکہ عرصہ دراز سے شخصیتوں کے یک پہلو کو اٹھا کر ان کو مثل انبیاء اولی العزم تاسی واتباع کیلئے گردن جھکانے کی عادت سی بنی ہے کوئی گاڑی زمین کی پلاٹ گھر مشینری

خریدنے کے لئے ہر پہلو سے دیکھا جاتا ہے لیکن دین سے متعلق ہر اوٹ پٹنگ معیوب مطعون ناقص درستگاہوں فراری کو بڑے القاب پہن کر مقتداء بنانے کی عادت ہے بطور مثال اپنے ملک کے محمد اقبال جس کے دین و دیانت اسلام شناسی ہر حوالے سے مشکوک انسان ان کے بیٹے جسٹس جاوید اقبال ان کے دیانت کا مسخرہ کرتے ہیں لیکن کے مولوی ان پر درو بھیجنے کی حد تک توقیر کرتا ہے جبکہ اصل دین کو لینے کی ایک علم رجال ہے جس پر علماء مسلمین نے بہت سی کتابیں لکھی بہرحال جمال الدین افغانی ایک گمنام شخصیت نہیں تھے عالمی شخصیت تھے ان کی آثار کلمات موجود ہے ہم اس وقت ان کے بارے معلومات مجلّہ رسالہ تقریب صادر از تہران شمارہ ۱۴ شوال ۱۴۱۷ھ ۱۶۶ سے نقل کرتے ہیں شوال ۱۴۱۷ھ کو تہران میں جمال الدین افغانی کے بارے میں تقریب بین المذاہب کی طرف سے منعقد ہوئی اس کانفرنس سیمینار میں لکھتے ہیں جمال الدین افغانی کی زندگی کے تمام پہلو پیچیدہ ہے وہ اصلاح فکری تجد دینی سے لیک رتنظیم ماسوائی فرانس برطانیہ کے اعلیٰ شخصیات سے بھی رابطہ میں رہا ہے اس شخصیت کو اتنی سہولیات استقبال کہاں سے کس نے دیا ہے یہ سب سوال ہے حل نہیں ہوگا خاص کر وہ انسان جو احتجاجات سیاست میں منظّم ہوتا ہے معلوم نہیں ہوتا ہے۔

وحدت امت:

منادیان وداعیان اتحاد بین المذاہب اس آیت کریمہ سے استناد کرتے ہیں اے اہل کتاب اس بات یا نقطہ پر آجا جس پر ہم دونوں متحد ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے مختص ہے اس میں اس کے لئے کسی کو شریک قرار نہ دیں شرک کو چھوڑو جبکہ کہ یہاں اس بات پر اصرار ہے کہ ہم دونوں جہاں جہاں ہے وہیں رہیں خود کو ختم نہ کریں اس کو اتحاد بین ضدین کہتے ہیں۔

مونیہ:

موسوعہ میسرہ فی الادیان والمذاہب ۶۵۹

تمام ادیان کو ایک سانچے میں جمع کرنے اور تمام فوارق کو ختم کرنے کی دعوت دینے میں اس کے داعی حسن الثری حسن مون ہے ہے یہ ۱۹۲۰ھ میلادی کو کوریا میں پیدا ہوئے اس نے دعویٰ کیا کہ میں ۱۹۳۶ سے تقرب سے حضرت مسیح سے رابطے میں ہوں ۶۲ سال سے حیات موسیٰ عیسیٰ محمد و مذاہب سماوی میں تحقیق رکھتا ہوں۔ کوریا سے امریکہ منتقل ہوئے اور امریکہ کے بڑے بڑے شخصیات سے ملاقات کی پھر وہاں سے جرمن گئے جرمنیوں وہ نہیں آیا دوبارہ آمریکہ آیا اور اپنی تحریک کا سلسلہ جاری رکھا صدر نیکس کے سینڈل میں بہت بڑا کردار ادا کیا اروان کیا قوال میں سے کہ مول ہمیشہ مسیح سے اتفاق میں ہے تاکہ تمام ادیان کو دین واحد میں جمع کرے مون کا کہنا ہے آدم کی رسالت کی بنیاد ایک کامل خاندان مشکل بنانا تھا جو کہ شیطان آدم کو خلق کیا لیکن زواج آدم ناکام ہوئے پھر تشکیل ناخوری کا تصور

چھوڑ دیا وررو حانیت کی طرف متوجہ ہوئے لہٰذا ایک ایسے انسا کی ضرورت تھی جو اپنی مثال اس فکر کے حامی امریکہ وسط اور جنوبی ایئرن میں ہوتا ہے مشبہ قاموس ادیان مشبہ ص ۱۹۰ پر آیا ہے مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے آیات کی قرآن تاویل کی تاویل کرتا ہے جبکہ سلفیہ اس کے خلاف ہے مشبہ کے دو گروہ میں وہ ہے:

۱۔ وہ جو اللہ کو غیر اللہ سے تشبیہ دیتے ہیں۔

۲۔ اللہ کی صفات کو غیر اللہ کی صفات سے تشبیہ دیتے ہیں اللہ کے ادارے کو انسان کی ادارے سے ہیں کلام اللہ کو انسان کی آواز حرف سے تشبیہ دیتے ہیں اللہ کے لئے صورت کے قائل ہے اعضاء جوارح کے قائل ہے کہتے ہیں اللہ کا گوش ہے خون ہے۔

اللہ کو دنیا و آخرت دونوں میں دیکھ سکتے ہیں انھوں نے اس سلسلہ میں بعض اخبار بنائی ہے جو نبی کریم سے منسوب کی ہے پیغمبر نے فرمایا اللہ نے مجھے کلام سیکھایا ہے اللہ نے مجھے بلایا اللہ نے ہاتھ میرے دوش پر رکھا یاہس تک اللہ کی انگلیوں کی ٹھنڈک محسوس کی ایک دن اللہ کی آنکھ میں درد ہوا تو ملائکہ آپ کی عیادت کے لئے گئے طوفان نوح پر اللہ روئے جس سے آپ کی آں کھ میں درد ہوئے شکایت ہوئی مشبہ چند فرقوں میں بٹ گئے۔ سبئیہ مغیریہ منصوریہ خطابیہ ہر ایک کو ترتیب حروف میں دیکھیں۔

مبدء مغیرہ منصوریہ۔ خطابیہ ہے:

سبئہ ص ۱۱۵ مشبہ کا ایک فرقہ ہے جو تفسیر قرآن میں تاویل کے راستے تشبیہ کا قائل ہوا ہے یہ گروہ عبداللہ بن متوفی ۶۰ ھ سے منسوب ہے عبداللہ سبا کا اصل یہودی تھا عثمان کے سرسخت دشمن تھے حجاز بصرہ کوفہ مصر میں گیا اور کھلے عام اعلان کیا کہ حضرت محمد دوبارہ واپس آئیں گے جو اعتقاد رکھتے ہے کہ عیسیٰ واپس آئیں گے یہی لوگ محمد واپس آنے کا نہیں کہتے ہیں، حضرت علی کی بیعت ہوئی تو اللہ نے حضرت علی سے خطاب کیا تو نے ہی زمین کو خلق کیا ہے تو نے ہی رزق پھیلایا ہے تو حضرت علی نے ان کو مداین میں جلاوطن کیا سباء علی کی الوہیت کا قائل ہے اور حضرت محمد کی واپسی کا قائل ہے پھر کہا حضرت علی بھی واپس آئیں گے جب حضرت علی کو ابن ملجم نے قتل کیا تو اس نے کہا اگر کسی نے حضرت علی کی دماغ کو ہزار مرتبہ یہ علی حضرت علی کا دماغ میں ان کو موت کا اعتراف نہیں کرونگا کیونکہ علی کو مرنا نہیں ہے کیونکہ اللہ کا روح علی میں حلول ہوا ہے ابن ملجم نے علی کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ اس نے ایک شیطان کو علی سمجھ کر قتل کیا ہے علی آسمان پر عروج کیا ہے جس طرح عیسی عروج کیا ہے علی ہی مہدی ہے جو جلد ہی واپس آئیں گے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح ظلم وجور سے بھرا ہے وہ آسمان میں زندہ ہے گرج آواز علی ہے جب گرج کا آواز سنتا ہے تو کہتے ہیں علی کو غصہ آیا ہے اس طرح ابن سبا نے اہل فرس مجوس کی عقائد کو اسلام میں شامل کیا تناسخ ارواح کے قائل ہے علی کے الوہیت کے قائل ہے۔

تقارن یا تقابل ادیان و مذاہب کے عزائم:

ایک عرصے سے یورپ میں یا اخراجات پر عالم اسلامی میں اسلام سے متعلق وقتا فوقتا سیمینار کانفرنسیں منعقد کیا جاتا رہا ہے ان کانفرنسوں کے اہداف اسلام اور مسلمین کو کس طرح کیسے نشانہ بنایا جار ہا ہے اس سلسلہ میں ایک آگاہی مجلّہ فکر و نظر علمی و دینی مجلّہ کے نام سے ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے صادر شدہ مجلّہ صادر جلد ۲۸ ص ۱۴۱۱ مغرب میں اسلام کا مطالعہ ۹۰۔۸۹ کے دوران ۴۰ کانفرنس کی جس میں اسلام اور مسلمین کو مختلف زاویے سے اٹھایا مذہب کے نام قیام کانفرنسوں میں غیر مذہب کو بھی شامل کیا۔

تنازع و تضارب بین المذاہب:

مجلّہ توحید عربی شمارہ ۵۵ ص ۴۳ صادر از سازمان تبلیغات اسلامی از ایران مقالہ نگار یہ آیت اللہ المومن عنوان مقالہ جذور مسالہ طائفہ فی الاسلام آیت اللہ مومن لکھتے ہیں یہ جو حالت تصادم و تضارب بین الطّوائف مذہبی پایا جاتا ہے اپنی جگہ بدشگون ہے لیکن بدقسمتی سے اس کا ریشہ قدیم تاریخی رکھتا ہے جسے فی زمانہ دشمن استفادہ کرنا ہے آیت اللہ لکھتے ہیں یہ تضاد و تناقص اپنی جگہ جنبہ ایجابی رکھتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی مذہب کے بارے میں اس سے دفاع میں غیریت حمیت ہونا چاہیے دوسرا پہلو منفی رکھتا ہے جسے تعصب طائفی قومی کہتا ہے جذور تاریخنہ متضاد و متناقص کی بر گشت کو بعض آیات قرآں اور سنت حضرت محمدؐ کی تفسیر گردانتے ہیں ہر ایک اپنی طرف سے ان آیات و روایات کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔

۲۔سبب مصالح فسق و تنگ فرق و مذاہب گردانتے ہیں۔

۳۔دست اجانب غیر مسلمین گردانتے ہیں

جنگ و صراع بین المذاہب

توحیدی عربی شمارہ ۵۷ ص ۱۸۱ ابن کثیر نے کامل کے حوادث ۳۲۴ھ کے حوادث میں لکھا ہے فرقہ حنبلی شافعیوں کے خلاف بچوں اور خواتین کو اکسا کر شافعیوں کو مارا اسی طرح ۳۵۴ کے حوادث میں لکھا ہے اہل سنت نے دس محرم عاشورا کے دن مسجد برات کو گرایا اور وہاں موجود عزاداروں کو مارا اسی طرح ۳۶۳ کو مصر میں شیعوں نے جلسہ جلوس کے خلاف شعار و معاویہ حال المومنین کے شعار بلند کیا ۴۰۷ کو اپنی بادیس نے شیعوں کے قتل عام کا حکم دیا ۴۵۰ کو سلاجقہ نے شیعوں کا قتل عام کیا ۴۶۹ کو حنابلہ اور شافعیوں کے درمیان جنگ ہوگئی ۵۵۰ کو حنفیوں اور شافعیوں اور شیعوں میں جنگ چھڑی پھر حنیفہ اور شافعہ کے درمیان جنگ چھڑی۔

مصادر اصلام تقریب بین المذاہب:

۱۔عروۃ لوثقیٰ جمال دین افغانی

۲۔رجال الفکر الدعوۃ فی المعاصر۔مرتضٰی رضوی صاحب مکتبہ نجاح نجف تہران

۳۔الدین والاسلام محمد حسین کاشف الغطاء

۴۔منشورات محمد باقر الصدر

۵۔رسالہ تقریب بین المذاہب تہران

۶۔رسالہ الاسلام صادراز تقرییب بین مذاہب مصر

۷۔الوحدۃ الاسلامیہ صادراز ایران

۸۔بجنار کانفرنس صادراز سازمان تبلیغات اسلامی تہران

۹۔مقالات توحید عربی صادراز سازمان تبلیغات اسلامی تہران

۱۰۔کتاب الوحدۃ تالیف محمد باقر حکیم۔

تقریب تنظیم ترتیب تحریک:

یہ صیغے عام طور پر بادل ناخواستہ نہ چاہتے ہوئے طبعی حالت میں از روی ضرور ناگزیری فعل اتمام دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے خاص کر مادہ قرب ہمیشہ مزل سے دور رہنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے۔اس وقوت سے قریب مت جاوٴ زنا سے قریب مت جاوٴ۔

لمہ تقریب کے مادہ اور صیغہ کے مفہوم وواضح کرنے کے بعداب ہم آتے ہیں اتحادی کی جگہ تقریب کی کلمہ کیوں استعمال کیا گیا ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہوگا مثلاً اتحاد مسلمین کوا پہلا داعی یا اس فکر کا مبتکر جمال الدین افغانی کو قرار دیا جاتا ہے جمال الدین ادعوت اتحاد تھا اس کلمہ میں کون سی خواص تھی کہ آپ نے اس کو چھوڑ کر کلمہ تقریب کا استعمال کیا اس کی توجہ بھی داعیان تقریب کے نمائندوں نے بیان کیا ہے جن حضرات نے اتحاد کی جگہ تریب استعمال کرنے کی توجیہ میں کہا ہے کاوش گراں اتحاد اور عمل اتحاد سے فریقین کے عوام راضی نہیں تھی یہی تشویش بھی کہیں ان کے ساتھ زیادتی نہ وہو جائیں وہ لوگ اتحاد سے راضی نہیں تھے۔لیکن میرا سوال یہ ہے عوام الناس کیوں ناراض ناخوش تھے کیا عوام کوئی رائے استقلال رکھنے عوام توجیح ری ہوتے ہیں۔عوام اس رخ پر جاتے ہیں جس رخ پر ان کے قائدین جاتے ہیں عوام کی مثال اس گاڑی جہاز یا ٹرین میں سوار جیسی ہے وہ یہ نہیں کہتے گاڑی اس طرف وو کیوں موڑا اس طرف کیوں نہیں گیا جب تک اس کو واضح نہ ہو جائیں گاڑی کو نہں روکتا ہے۔

موسس تقریب بین المذاہب:

تقریب بین المذاہب کی ابتداء فکر کا مبتکر کون تھے اس بارے میں واضح تفصیل تمام کوشش اور تلاش متدوام کے باوجود میسر نہیں آیا جو کچھ اشارہ اجمال دستری ہوئی ہے وہ آیت مرحوم آقای بروجردی کے حیات پر لکھی گئی کتاب میں

آیا ہے تقریب بین المذاہب آپ کے کوششوں سے وجود میں آئی اس سے زیادہ تفصیل نہیں ہے کہ آپ نے کیسے اس فکر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اقدام کیا ہوگا آپ نے جامعہ ازھر یا علماء یا دیگر ملکوں میں علماء کے نام کوئی اہداف نامہ دعوت نامہ لکا ہو اس کا ذکر نہیں ملا ہے حتیٰ کہ آپ نے کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر نہیں بھیجا اس کا بھی ذکر نہیں ہے۔ دوسرا ذکر مجلّہ رسالہ اسلام صادر از تقریب اسلامی نے آیت اللہ بروجردی کے وفات کے موقع پر تقریب نامہ جو نشر کیا ہے اس میں آیا ہے آپ کی کاوشوں اور ابتکار فکری سے یہ تقریب وجود مے آئی ہے جہاں آپ نے ایک ایک شاگرد فرزند وحی محمد تقی کو یہاں علماء سے ملاقات کیلئے بھیجا تھا اس میں بھی آقائی محمد تقی کے بارے میں اس سے زیادہ ذکر نہیں کیا ہے۔ نیز اجتہادی آراء کے بارے میں ابناء وآراء شمارہ ۴۴۔ ۱۴۱ ص ۲۱۷

قرارداد تقریب بین المذاہب قاہرہ:

مجلّہ رسالہ الاسلام شمارہ ۵۲۔ و ۴۹ ص ۲۱۸ عنوان وآراء آیا ہے۔

یہ حقیقت واقفیہ ہے جس پر ایمان بھی ہے جماعہ تقریب بین المذاہب اور اس پر عمل پیرا دعوت دینا ہے تمام مذاہب اسلامیہ سنت نبویہ مطہرہ کو ایک مصدر شرعی تسلیم کرتے ہیں جس طرح قرآن کو مصدر تسلیم کرتے ہیں کیسے مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کو وہ سنت نبی کا انکار کریں چاہے شیعی ہو یا سنی نیز ان میں کوئی ایسا نہیں جو یہ کہتا ہو کہ سنت رسول نبی کریم سے طرق صیحہ سے وارد ہوا ہے اس پر عمل نہیں کرتا ہوں یا مس پابند نہیں وہوں اس پر عمل کروں ممکن ہے کوئی یہ کہتے ہے یہ روایت میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اس پر عمل نہیں کرتا ہوں بلکہ اختلاف جعفری ہے نیز اختلافات اصول ایمان ۔۔۔قریب با اتفاق اختلاف صرف فقہات میں اس پر شیخ جامعہ ازھر وریئس تقریب اور سیکولر تقریب استاذ محمد تقی قمی کے درمیان اتفاق ہوا ہے۔

تقریب بین المذاہب مظنون ومشکوک کیوں:

۱۹۴۸ سے شروع عمل ابھی تک عملی میدان میں ایک دوسرے سے قریب نہیں ہو سکے اس کی کیا وجوہات اسباب ہو سکتے ہیں قریب ستر سال کا یہ بودا ابھی تک محل دنیا تو چھوڑیں پتہ نکلے پھول نکلتے بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوا اس کے باوجود بڑے سے بڑے خطیب وادیب جسور وجری شخص اس عمل کی برملاے مذمت بھی نہیں کر پائے بلکہ ابھی تو اس نوبت کو پہنچے ہیں مذہب کو مذۃ ب خانہ تک محدود رکھیں آئے آپ مل بیٹھیں کر زندگی گزاریں مذہب کی حال اس وقت اس درجے تک پہنچا ہے مذہب کو زندگی مفلوج کرنے کی اجازت نہ دیں آخر مذہب کا یہ حشر کیوں ہوا تقریب بین المذاہب ناکام کیوں ہوا ہے دوسرے لوگ اس بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں وہ خود بولیں گے ان کا وکیل نہیں بنوں گا لیکن اپنی رائے ضرور دوں گا فرقے تمام کے تمام مذہب مشرکین پر قائم ہے انا وجدنا ابائنا علیہ وانا علی آثارھم

لمقتدون اس باب پر تفسیر ہو جواپنا انتساب رسول اللہ کی طرف لے جانے نہیں دیتے ہیں کسی بھی فرقے کے پاس کسی قسم کی محکم ومتقن دلیل نہیں کہ میرا مذہب حق ہے اب مذہب دین کا فرزند نہیں ہو وہ معما شرے وہ معاشرے میں جینے کیلئے اس مذہب پر رہنا ضروری گر چہ باب کی جگہ بعد الانبیاء ورسل حضرت محمد ہی کیوں نہ ملیں دراسات فرق و مذاہب میں ان عوامل واسباب کا احاطہ کرنا چاہتے فرقے اس وقت یہود ونصاریٰ کے برابر مانند ہوا ہے ان سے خطاب ہوا تھا آج ان کلما جس پر ہم سب متفق ہے۔

رسالہ الاسلام عدد ۵۰ ص ۳۲۹

کتاب خراج ابو یوسف مفقود

ترقی تمدن کے راہ میں رکاوٹ اس جملہ کی مبداء اور خبر دونوں مجہول جھوٹ پر مبنی ہے اسلام کی دونوں مصدر قرآن اور سنت میں کہیں بھی کوئی اشارہ بھی نہیں ملتا ہے کی اسلام ترقی کے خلاف ہے کوئی مسلمان زاہد و پرہیز گار بھی نہیں ملیں گے جس نے اسلام کو بنیاد ترقی سے روکا ہو بلکہ اسلام کے ترقی کے تصور عمودافاقی دونوں حوالے سے اوسع وارفع ہے جبکہ جمہوریوں کے ترقی عار ونگ خیالی و بے وفائی ورع وزاہد تھے لیکن فتحی المذاہب تھے وحنیت سے زیادہ نزدیک بھیمت سے قریب شرف وافتخار صدق وصفا وصراحت اعلیٰ وارفع اقدار پر قائم ہے۔

حدیث فرق کو چاہے علماء اس کی سند کو مخدوش کریں یا اس کی متن کو قرآن وسنت کے علاوہ عقل سے بھی متصادم قرار دیں فرقے چلتے رہیں گے فرقہ ساز و باطنین نے اس کو اسلام کے خلاف بنایا ہے فرق ساز کمپنی نے فرقوں کی بچاو کیلئے مختلف طور وطریقے سوچا ہے ذیل میں ہم ان تدابیر میں سے بعض کا ذکر کریں گے۔

ا۔تمام ادیان ومذاہب کو ختم کر کے ایک دین واحد میں جمع کریں جس کے مبتکر امت اسلامیہ سے فلاسفہ صوفی ہے مسیحیوں کی طرف سے مون سون ہے اور اس کو جامہ عمل پہنانے کیلئے امریکا بے قرار ہے۔

۲۔تمام فرقوں کو جوں کے توں رکھا جائے عیسی بدین خود موسیٰ بدین ایک دوسرے کو دعوت نہ دیں اپنے عقیدے کو مت چھوڑ دوسرے کی عقیدے کو مت چھیڑ و اجس کے لئے تقریب بین المذاہب اختراع کیا ہے یا ایک جماعت اتحادیہ قائم کیا ہے خود فرقوں میں دنیا میں جس کیلئے لوگ اتحاد قائم کریں مادی مفادات میں متحد رہیں کیونکہ بقول سیکولر زندگی میں اسکا کوئی کردار نہیں ہے۔

۳۔فرقوں کے کوئی وجود ہی نہیں ہے ہم سب ایک ہے ہماری اصول ایک ہے فروع ایک ہے نبی ہے ایک کتاب ایک ہے اختلافات صرف اجتہادات اجتہاد اپنی جگہ رحمت ہے' سب جھوٹ ہے اعتقادات اصول وفروع حتیٰ مستحبات مکروہات ہر یز میں اختلاف ہے۔

۴۔فرقوں کواپنی جگہ رہنے جینے دیں لیکن اقتدارنظام ولایت فقیہ کودے دیں وہی ہماری امراض کامداوا کرسکتا ہیا سکے داعی قبلہ آقائے سید جوادنقوی ہے۔

۵۔اسلام ومسلمین کے لئے ناسوردنیاکفروشرک خاص کے خون چوسنے والوں کیلئے دل کی سکون اطمینان باعث تسلی ان کی وجہ.۸ سے میں آئے دیکھتے ہیں ان میں سے کسی کا بات نقطہ نظرصحیح ہے یہاں بھی اجتہاد ہے،اسلام قرآن ومحمد سے قائم ودوائم ہے فرقے اعلانیہ متحد ہے قرآن اورمحمد سے دورر ہیں قرآن قرآن کہیں امورزندگی میں داخل ہونے کی تمام راستے بندرکھیں قرآن پرحدیث کومقدم رکھیں حدیث پراجتہادفقراء کومقدم رکھیں۔

تقریب بین المذاہب یا شطرنج:

اب تک تقریب بین المذاہب کی کوشش کاوشیں عمل میں آئی ہے جمال الدین افغانی محمد عبدہ سے لے کرانقلاب اسلامی ایرانی پاکستان کی طرف سے قائم ساعی مساعی کومخلصانہ دردمندانہ مصلحت امت کے خاطرعفودرگزراتفاق و مشترکات ترک غیرضروریات کہیں گے یااس کوایک دوسرے سے مل کے اپنے مقصد نکالنے کا گیم کھیلنے کاشطرنج کہیں گے اگرتقریب حقیقی معنوں میں دل کی گہرائیوں سے دردوالم سے بھرے ہوئے زخم پرمرہم لگانا مقصودتھاتو انھیں اس سلسلہ میں پہلے ہی لائحہ عمل طی کرنا تھا کہ ہماری تقریب کی بنیادان نکات کے اندرہونگے۔

ا۔کتاب اللہ وسنت رسول جوکچھ قرآن میں فرماتے ہیں اورجوکچھ رسول نے کرکے دکھایاہے اس کے دائرے میں رہ کراتحادکریں گے جہاں جہاں قرآن واضح حکم دیتاہے اس کورکھیں گے جہاں جہاسنت رسول ثابت ہے اس پرعمل کریں گے نبی کریم نے مشکلات حل کرنے کے لئے مشرکین سے صلح کی تلخ ناگوارحنظل ماندنکات کورسول نے برداشت کیاجن کی اپنی ہی امت انصارواعوان رنجیدہ ہوئےلیکن رسول نے پرواہ نہیں کی حضرت علی نے معاویہ سے صلح کرناپڑاصلح کی صلح کی خاطروہ نکات آپ نے قبول کیاجوآپ پہلےکسی صورت قبول کرنے کے لئے تیارنہیں تھے عبدالہ اربعہ اورمعاویہ کےدرمیان ولیعھدی پرمذاکرات ہوئے انھوں ےصلح کے لئے معاویہ بہترین تجاویزدی ان سے یہ نتیجہ یقین کرتاہے کے نبی کریم نے علی امام حسین امام حسین کس حدتک اسلام وامت کے خاطراپنے موقف سے تنازل کیالیکن یہاں چھوٹی سی چھوٹی کھلی بدعت کوبھی چھوڑنے کیلئے تیارنہیں ہوئےتقریب کاایک رکن علامہ جوادمغنیہ ہےآپ اپنی کتاب عقلیات میں لکھتے ہیں ہم پرلوگ تہمت لگاتے ہیں الزام لگاتے ہیں کہ ہم سبّ صحابہ کرتے ہیں ہمارے امام جعفرصادق نےہمیں سبّ صحابہ کرنے سے منع کیاہےتوہم کیسے سبّ صحابہ کرسکتے ہیں نے آپ اتنااضافہ کرتے ہیں کہ میں اپنےشیعوں سے اپیل کرتاہوں کہ یہ مذہب جعفرصادق نہیں ہے جوخلفاءکوسب کرتے ہیں اتناکہنےکی جرائت نہیں ہوئی بلکہ امت کی خوشنودی کی خاطراُنے تویہ فقہی کہی ہے ورنہ آُ ایران عراق بحرین پاکستان ہندوستان یمن میں برملاسبّ وشتم کوکیسے چھپاسکتے ہیں شیعہ مذہب سبّ خلفاءپرقائم ہےاس کے

سفوں مرکزی یہ ہے موسس تقریب بین المذاہب عالمی آیت اللہ سید حسین بروجردی آیت اللہ سید حسین بروجردی کی حیات پر لکھی گئی کتاب اور رسالہ تقریب میں تکرار سے آیا ہے کہ آپ تقریب بین المذاہب شیعہ سنی کے داعی حامی تھے آپ کی سعی وکوششوں سے یہ تقریب عمل میں آئی ہے اس سلسلہ میں آپ کی کتبی تحریری مسودہ دیکھنے میں نہیں آئی ہے جو کچھ ہے وہ شفاہی ہے جو آپ کی زبان سے سنی ہے اُ کی تقریب بین المذاہب کے اہداف کے بارے میں آپ نے فرمایا شریعت کا مصدر اہل بیت ہیں۔

یہ جو اختلاف ہو رہا ہے اہل سنت اس مصدر کو چھوڑنے کی وجہ سے ہو رہا ہے اگر ہم ان کو اس مصدر سے آشنا کریں گے تو اہل سنت قانع ہو جائے تو اختلافات ختم ہو جائے گے لیکن آپ سے سوال ہے مصدر شریعت اہل بیت کیسے بنے ؟ آپ کا کہنا ہے پیغمبر سے جو شریعت نقل ہوئی ہے وہ اصحاب کی توسط سے نقل ہوئی ہے اصحاب میں فاسق وفاجر تھے لہٰذا شریعت خالص صاف اہل بیت سے ہی ممکن ہے اگر ایک واسطے سے اگر بعض صحابہ کی وجہ سے پیغمبر مصدر شریعت ہونے سے رہ جائے تو امام جعفر صادق کے اصحاب سب موثق کیسے آئے ان کے اصحاب میں بھی غلاۃ ملاحدہ سے بھرے ہوئے تھے اصحاب میں فاسق وفاجر ہونے سے پیغمبر مصدر شریعت سے نہیں کرتے یہ بذات خود ایک بڑا خیانت ہے جس پر وحی ہوتا ہو وہ مصدریت سے گر جائے اور جس پر وحی نہیں ہوتا ہے صرف نصی انتساب کی بنیاد پر مصدر شریعت بنے یہ کہاں سے ماخوذ ہے۔

وحدت امت:

۳۴

منادیان وداعیان اتحاد بین المذاہب اس آیت کریمہ سے استناد کرتے ہیں اے اہل کتاب اس بات یا نقطہ پر آجا جس پر ہم دونوں متحد ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے مختص ہے اس میں اس کے لئے کسی کو شریک قرار دیں جبکہ کہ یہاں اس بات پر اصرار ہے کہ ہم دونوں جہاں جہاں ہے وہیں رہیں ایک دوسرے میں حل نہ ہو جائیں خود کو ختم نہ کریں اس کو اتحاد بین ضدین کہتے ہیں۔

علامہ کبیر استاد محمد عبداللہ محمد ھامی:

معالم تقریب مذاہب محرم الحرام ۱۳۸۳ھ شمارہ ۵۳-۵۴ ص ۲۰۳۔

آپ نے تقریب مذاہب کے اصول کو اختصار میں بیان کرتے ہوئے فرمایا تقریب داخل اسلام میں مسلمانوں کے سمت جادہ کا تعین کرتا ہے مسلمانوں کے درمیان جادہ سلوک رفتار کا تعین کرتا ہے مسلمان اس میں ہر قسم کے طائفہ گیری اقیلمی سے پاک ہونگے تا کہ بین المذاہب جاری عداوت متبادل سے رہائی ملے مسلمانوں کی وحدت کا تحفظ

ہو جائے اس مختصر جامع تعریف کی روشنی میں یہ توہمات تخیلات خارج ہونگے تقریب مذاہب اسی مقصد کے لئے نہیں کہ مسلمان بھی غیر مسلمانوں کے درمیان میں تبشیر شروع کر دیں دعوت اسلام شروع کریں۔

۲۔ یہ بھی نہیں ہے کہ فرقہ دوسرے فرقہ میں جا کر اپنے فرقہ کی دعوت کریں نیز یہ بھی نہیں تقارب میں مذاہب ایک شاخ ہو جو اس وقت تقارب ادیان کے نام سے چل رہا ہے نیز وہ بھی نہیں جو غلات خود کو اسلام سے متصف کرتے ہیں لیکن اہم ارکان ستون اسلام کے مخالف ہے نیز جو مسلمانوں میں مقصد دینو شریعت سے وہ بھی خارج ہونگے نیز وہو مدارس و مذاہب اسلامی ہر وہ چیز جو مسلمانوں کے درمیان میں اختلاف کا باعث بنے وہ بھی خارج ہونگے تقریب تمام ابعاد وجود کے ساتھ وحدت مسلمین کا ڈھانچہ ہونگے اور اس وحدت کا دفاع کا مرکز ہونگے وحدت مسلمین کی دوسمو ہے دیگر عام مسلمان کی جہاں جہاں مسلمان حقوق عامل کا تحفظ کریں گے مغرب پر جنسی نظر سے ہٹ کر مقصد مال ناموس حقوق کی تحفظ ہونگے۔ ہر ایک مسلمان دوسرے کا اخ ہونگے اس تعریف کے تحت مندرجہ ذیل نکات لکھتے ہیں:

۱۔تقریب کی بھی وجہ حرکت تبشیری نہیں جو مسیحیوں کی ہے تاکہ غیر مسلمین علاقوں میں جا کر دعوت اسلام کرے۔

۲۔ایک مذہب دوسرے مذہب والوں کے درمیان میں جا کے اپنی مذہب کی دعوت دے اس سے بھی منع کیا ہے کیونکہ تقریب ایک مذہب کو بنانے یا کمزور کرنے کی حق میں نہیں ہے جو صرف عداوت جو چل رہی ہے اس کا خائمہ کرنا ہے۔

۳۔اس میں تقارب ادیان شامل نہیں ہے کہ ہم جس طرح مذہب اسلامی کے درمیان تقریب کے خواہان غیر مذہب کے خواہان ہے۔

۴۔تقریب فرق غالی کو رد کرنے کی بھی کوشش نہیں کریں غلات کے رد میں نہیں بولیں گے گر چہ یہ ہماری واجبات میں شامل ہے بذات واجب ہے رد کرنا چاہے لیکن اس کے لئے ماہرین چاہیے مناظر مجاول ماہرین چاہیے۔

۵۔تقریب مسلمانوں کے وہ افراد جو التزام شریعت کی پابندی نہیں کرتا عبادات معاملات میں پابند شریعت نہیں ان کو بھی نہیں ہٹائیں گے ان کے رد میں بھی نہیں بولیں گے اگر وہ دیگر امورات میں مسلمانوں کے ساتھ ہو۔

۶۔تقریب مسلمانوں کے اختلاف اکرام میں بھی مداخل کریں کہ نہ مذاہب نہ مدارس فکر کے درمیاں اختلاف آواز کو چھیڑیں گے جب تک ہے وہ عداوت انشاق وافتراق کے باعث نہ بنیں۔

۷۔جو علم واجبات اصول وفروع اسلام پر پابند نہیں ہے انکو بھی کچھ نہیں بولیں گے ان کے خلاف بھولنا بھی تقریب کی ذمہ داری ہیں۔

مونیہ:

موسوعہ میسرہ فی الادیان والمذاہب ۶۵۹

یہ ایک مشکوک تحریک ہے تمام ادیان کو ایک سانچے میں جمع کرنے کی اور تمام فوارق کو ختم کرنے کی دعوت دینے لگے اس کے داعی قس الثری حسن مون ہے ہے یہ ۱۹۲۰ھ میلادی کو کوریا میں پیدا ہوئے اس نے دعویٰ کیا کہ میں ۱۹۳۶ سے تقرب سے حضرت مسیح سے رابطے میں ہوں ۶۲ سال سال حیات انبیاء ودیگر وصایتی موسیٰ عیسیٰ محمد و مذاہب پڑھتا ہوں اور سماوی میں تحقیق رکھتا ہوں۔ کوریا سے امریکہ منتقل ہوئے اور امریکہ کے بڑے بڑے شخصیات سے ملاقات کی پھر وہاں سے جرمن گئے جرمنیوں ان کو پسند نہیں کیا سید نہیں کہا دوبارہ آمریکہ آیا اور اپنی تحریک کا سلسلہ جاری رکھا صدر نسکسن کے سینڈل میں بہت بڑا کردار ادا کیا اروان کیا قوال میں سے کہ مول ہمیشہ مسیح سے اتفاق میں ہے تاکہ تمام ادیان کو دین واحد میں جمع کرے مون کا کہنا ہے آدم کی رسالت کی بنیاد ایک کامل خاندان مشکل بنانا تھا جو کہ شیطان آدم کو خلق کیا لیکن زواج آدم ناکام ہوئے پھر تشکیل ناخوری کا تصور چھوڑ دیا ورروحانیت کی طرف متوجہ ہوئے لہٰذا ایک ایسے انسا کی ضرورت تھی جو اپنی مثال اس فکر کے حامی امریکہ وسط اور جنوبی ائیرن میں ہوتا ہے

مشبہ قاموس ادیان مشبہ ص ۱۹۰ پر آیا ہے مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے آیات کی قرآن تاویل کی تاویل کرتا ہے جبکہ سلفیہ اس کے خلاف ہے مشبہ کے دو گروہ میں وہ ہے:

۱۔ وہ جو اللہ کو غیر اللہ سے تشبیہ دیتے ہیں۔

۲۔ اللہ کی صفات کو غیر اللہ کی صفات سے تشبیہ دیتے ہیں اللہ کے ادارے کو انسان کی ادارے سے ہیں کلام اللہ کو انسان کی آواز حرف سے تشبیہ دیتے ہیں اللہ کے لئے صورت کے قائل ہے اعضاء جوارح کے قائل ہے کہتے ہیں اللہ کا گوش ہے خون ہے۔

اللہ کو دنیا و آخرت دونوں میں دیکھ سکتے ہیں انھوں نے اس سلسلہ میں بعض اخبار بنائی ہے جو نبی کریم سے منسوب کی ہے پیغمبر نے فرمایا اللہ نے مجھے کلام سیکھایا ہے اللہ نے مجھے بلایا اللہ نے ہاتھ میرے دوش پر رکھا یا حس تک اللہ کی انگلیوں کی ٹھنڈک محسوس کی ایک دن اللہ کی آنکھ میں درد ہوا تو ملائکہ آپ کی عیادت کے لئے گئے طوفان نوح پر اللہ روئے جس سے آپ کی آں کھ میں درد ہوئے شکایت ہوئی مشبہ چند فرقوں میں بٹ گئے۔ سبئیہ مغیریہ منصوریہ خطابیہ ہر ایک کو ترتیب حروف میں دیکھیں۔

مبدء مغیرہ منصوریہ۔ خطابیہ ہے:

سبئہ ص ۱۱۵ مشبہ کا ایک فرقہ ہے جو تفسیر قرآن میں تاویل کے راستے تشبیہ کا قائل ہوا ہے یہ گروہ عبداللہ بن متوفی ۶۰ ھ سے منسوب ہے عبداللہ سبا کا اصل یہودی تھا عثمان کے سرسخت دشمن تھے حجاز بصرہ کوفہ مصر میں گیا اور کھلے عام اعلان کیا کہ حضرت محمد دوبارہ واپس آئیں گے جو اعتقاد رکھتے ہے کہ عیسیٰ واپس آئیں گے یہی لوگ محمد واپس آنے کا

نہیں کہتے ہیں، حضرت علی کی بیعت ہوئی تو اللہ نے حضرت علی سے خطاب کیا تو نے ہی زمین کو خلق کیا ہے تو نے ہی رزق پھیلایا ہے تو حضرت علی نے ان کو مداین میں جلاوطن کیا سباء علی کی الوہیت کا قائل ہے اور حضرت محمد کی واپسی کا قائل ہے پھر کہا حضرت علی بھی واپس آئیں گے جب حضرت علی کو ابن ملجم نے قتل کیا تو اس نے کہا اگر کسی نے حضرت علی کی دماغ کو ہزار مرتبہ یہ علی حضرت علی کا دماغ میں ان کو موت کا اعتراف نہیں کرونگا کیونکہ علی کو مرنا نہیں ہے کیونکہ اللہ کا روح علی میں حلول ہوا ہے ابن ملجم نے علی کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ اس نے ایک شیطان کو علی سمجھ کر قتل کیا ہے علی آسمان پر عروج کیا ہے جس طرح عیسی عروج کیا ہے علی ہی مہدی ہے جو جلد ہی واپس آئیں گے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح ظلم وجور سے بھرا ہے وہ آسمان میں زندہ ہے گرج آواز علی ہے جب گرج کا آواز سنتا ہے تو کہتے ہیں علی کو غصہ آیا ہے اس طرح ابن سبا نے اہل فرس مجبوس کی عقائد کو اسلام میں شامل کیا تناسخ ارواح کے قائل ہے علی کے الوہیت کے قائل ہے۔

حالت تناقص وتصادم التناقص وتصادم بین المذاہب:

مجلّہ توحید عربی شمارہ ۵۵ ص ۴۳ صادر از سازمان تبلیغات اسلامی از ایران مقالہ نگار یہ آیت اللہ المومن عنوان مقالہ جذور مسالہ طائفہ فی الاسلام آیت اللہ مومن لکھتے ہیں یہ جو حالت تصادم وتضارب بین الطوائف مذہبی پایا جاتا ہے اپنی جگہ بدشگون ہے لیکن بدقسمتی سے اس کا ریشہ قدیم تاریخی رکھتا ہے جسے فی زمانہ دشمن استفادہ کرنا ہے آیت اللہ لکھتے ہیں یہ تضاد وتناقص اپنی جگہ جنبہ ایجابی رکھتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی مذہب کے بارے میں اس سے دفاع میں غیر یت حمیت ہونا چاہیے دوسرا پہلو منفی رکھتا ہے جسے تعصب طائفی قومی کہتا ہے جذور تاریخنہ متضاد وتناقص کی بر گشت کو بعض آیات قرآں اور سنت حضرت محدم کی تفسیر گردانتے ہیں ہر ایک اپنی طرف سے ان آیات وروایات کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔

۲۔ سبب مصالح فسق وتنگ فرق ومذاہب گردانتے ہیں۔

۳۔ دست اجانب غیر مسلمین گردانتے ہیں

جنگ وصراع بین المذاہب

توحیدی عربی شمارہ ۵۷ ص ۱۸۱ ابن کثیر نے کامل کے حوادث ۳۲۴ھ کے حوادث میں لکھا ہے فرقہ حنبلی شافعیوں کے خلاف بچوں اور خواتین کو اکسایا اندرون کو اکسا شافعیوں کو مارا اسی طرح ۳۵۴ کے حوادث میں لکھا ہے اہل سنت نے دس محرم عاشورا کے دن مسجد براء کو گرایا اور وہاں موجود عزاداروں کو مارا اسی طرح ۳۶۳ کو مصر میں شیعوں نے جلسہ جلوس کے خلاف شعار ومعاویہ حال المومنین کے شعار سے اکسانا ۴۰۷ کو اپنی بادلیس نے شیعوں کے قتل عام کا حکم دیا ۴۵۰ کو سلاجقہ نے شیعوں کا قتل عام کیا ۴۶۹ کو حنابلہ اور شافعیوں کے درمیان جنگ ہوگئی ۵۵۰ کوفیوں اور شافعیوں

اور شیعوں میں جنگ چھڑی پھر حنیفہ اور شافعہ کے درمیان جنگ چھڑی۔

ابتدائی دور کے فرقے

۱۔شیعہ

۲۔خوارج

۳۔المرجئہ

۴۔المعتزلہ

۵۔الاشعریہ

۶۔الجبریہ

مذاہب

۱۔عبداللہ بن ایاض متوفی ۸۲ھ

۲۔عمر بن عبدالعزیز متوفی ۱۰۱

۳۔مذہبی شعبی ۱۰۵

۴۔حسن البصری ۱۱۰

۵۔اعمش ۱۴۸

۶۔جعفر بن محمد صادق ۸۰۔۱۴۸

۷۔مذہب ابی حنیفہ ۸۰۔۱۵۰

۸۔مذہب اوزاعی ۱۵۷

۹۔سفیان ثوری ۱۶۱

۱۰۔مذہب الیش ۱۷۵

۱۱۔محمد بن ادریس شافعی ۹۳۔۱۷۹

۱۲۔سفیان بن عینیہ ۱۹۸

۱۳۔مذہب ابی شور ۲۴۰

۱۴۔مذہب اسحاق ۲۳۸

۱۵۔احمد بن حنبل ۱۶۴۔۲۴۱

۱۶۔مذہب داود ظاہری ۲۷۰

۱۷۔محمد بن جریر۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاوش گران اتحاد:

۱۔جمہوری اسلامی ایران۔

رہبر معظم جمہوری اسلامی:

امام خمینی موسس جمہوری اسلامی داعی تھے اس سلسلہ میں انہوں نے چند اقدامات کئے جیسے اعلان ہفتہ وحدت ۱۲ سے ۱۷ ربیع الاول ہفتہ وحدت کا اعلان کیا۔انھوں نے دنیا سے علماء اسکالر دانشوران کو بلایا سیمینار منعقد کئے بہت اہتمام کئے بہت پیسہ خرچ کیا اس کیا محتویٰ تھے لیکن اس حوالے سے وہ کتنا اخلاص اور سنجیدگی میں تھے اسے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔قیام ادارہ تقریب بین المذاہب اسلامی اس ادارے کی طرف سے ایک بامحتویٰ مجلّہ بنام تقریب اسلامیہ موسمی صادر کرتے رہے ۔

دارالتقریب اسلامی کے مقابل میں مجمع جہانی اہل بیت جس کے تحت تمام فرقہ واریت پر مشتمل قدیم وجدید کتب کی طباعت کی ہے۔

۲۔علماء جامع ازھر

فتویٰ امام شلتوت:

رسالۃ التقریب عدد اول سنہ اولی رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ص ۱۲۹ شیخ محمد شلتوت رحمۃ اللہ نے فرمایا اسلام اپنے ماننے والوں پیروکاروں کو ایک خاص مذہب کی اتباع نے واجب نہیں گردانتے بلکہ وہ فرماتے ہیں ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ابتداء میں کسی بھی رائج مذہب کو اپنا کر پھر اس مذہب کو چھوڑ اکر کسی اور مذہب کو اپنائیں اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔مذہب جعفری جو مذہب اثنا عشری کے نام سے مشہور ہے اس پر عمل کرنا دیگر مذاہب کی طرح عمل کرنا جائز ہے مسلمانوں کو سزا آور ہے کہا س سمجھ سے اور خود کو کسی خاص مذہب کی عصبیت سے نکلے کے اللہ کے دیناور اس کی شریعت بھی مذہب کی اتباع واجب نہیں گردانتے۔تمام مجتہدین اللہ کے دیناور اس کی شریعت بھی مذہب کی اتباع کرے تمام مجتہدین اللہ کے نزدیک مقبول ہے جو نظر یہ اجتہاد کے لئے اہل اہل نہیں ان کے بھی تقلید جائز ہے ان کے کہنے پر عمل کر سکتے ہیں اس میں عبادات ومعاملات میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔پاکستان میں اتحاد اسلامی کی طرف دعوت کیلئے منتخب افراد انتہائی مردود بے حیثیت بے اعتبار اور سیکولر تھے یا فرقہ گرائی میں حد سے تجاوز کرنے والے آقائے ساجد نقوی حیدر علی جوادی سید جواد ہادی مرزا یوسف حسین، راجہ ناصر

آقائے ضیاء الدین ہیں جنہوں نے یہاں ہر قسم کے اسلام سے منسوب یا منسوب نظام کے خلاف آواز ابلند کی ہے۔

۳۔ رئیس تقریب بین المذاہب کے نام سے منعقدہ سیمینار وحدت اسلامی میں محمد ابن عبدالوہاب احمد بن حنبل کو ضد اسلام قرار دیا گیا۔

اتحاد فرق و مذاہب مسلمین:

اس وقت سیکولروں کا ایک پسندیدہ مشغلہ سرگرمی ملحد اور بے دین دوستوں کے اوپر چادر چڑھنے کی کوشش ہے ولو یہ ایک ظالمانہ مغطاء کیوں نہ ہو ان کی کوشش کی ایک مثال نام نہاد دینی جماعتوں کا شعار بحالی جمہوریت میں شمولیت ہے ان کی یہ منطق حصول اقتدار کے لئے تمام گروہوں کے جمع ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس میں رکاوٹ ممانعت مخالفت ہے تو صرف دین داروں کا دین ہے دین کو ہم نے پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں۔

عمائدین جمہوری اسلامی ایران کے دعوت اتحاد میں بین المسلمین میں اخلاص اور نفاق میں تمیز کیسے کہاں سے کریں گے کہ دعوت اتحاد مصنوعی اور نفاقی ہی ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر اوقات کمزور لوگ اتحاد کے داعی ہوتے ہیں:

۱۔ عوام جب پس پردہ جاتے ہیں تو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں، جب خطرہ ٹل جاتا ہے پکڑ دھکڑ ختم ہوتی ہے تو غرور اور نخرے میں آجاتے ہیں، حکومت کے خلاف قیام کرتے پھرتے ہیں حالانکہ پہلے تو اتحاد کے داعی بنتے تھے۔

۲۔ حکومتوں کے کرسی جنجھرے میں آجاتی ہے تو اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ آپ کو یہ فارمولا سرعام اتحادی گروہوں میں ملے گا۔ اس تناظر میں اگر دیکھا جائے جب عمران خان حکومت کے خلاف کمربستہ ہو گئے اور اداکارائیں خواتین چادر چھوڑ کر ناچنے لگیں تو پی پی کو کوئی خطرہ نہیں تھا انہوں نے تحریک انصاف سے اتحاد کو مسترد کیا۔

ایران میں جب انقلاب تازہ تازہ وجود میں آیا تھا تو انہیں یورپ امریکا مغرب نوازوں اسلامی حکومتوں اور اپنے ملک کے مخالفین سے خطرہ تھا تو انہوں نے ان سے بچنے کیلئے اتحاد کی آواز بلند کی وہ ایک اتحاد واقعی حقیقی اسلامی کے داعی نہیں بلکہ اتحاد مصنوعی کے داعی تھے۔ ایسے موقع پر نادیان اتحاد کو دو طرف سے خطرہ لاحق ہوتا ہے ایک باہر سے ہوتا ہے اس سے نمٹنے کیلئے اتحاد کا ہاتھ دراز کریں تو اس کو اندر سے خطرہ رہتا ہے کہیں ان کا تشخص ہی ختم نہ ہو جائیں لہٰذا داعیان کو دونوں طرف کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اندر والوں کو قانون اساس میں فقہ جعفری لکھ کر مطمئن کیا۔

اگر ایران حقیقی معنوں میں اتحاد مسلمین کا داعی ہوتا تو وہ سعودی عرب اور حکومت ضیاء الحق کو اپنے تیر کا نشانہ نہیں بناتا، پاکستان میں جاری فساد کا حل حقیقی پیش کرتا۔ لیکن اس کے برعکس ایران شام، بحرین اور یمن میں دشنام

خلفاء کی حمایت نہیں کرتا۔

ہم یہاں آپ سے سننا سمجھنا چاہتے ہیں کہ آپ یہاں سیکولیرزم لبرلزم کے ذریعے اس قوم کے مسائل کا مصنوعی نفاقی اغفال کی تسکین سے بے ہوش حل چاہتے ہیں۔ جب آپ کی مراد پوری ہوجائے گی آپ خود جہنم واصل ہونگے قوم کے مردے آپ کے ساتھ جہنم جائیں گے اور زندوں کے لئے یہاں جہنم کی گھوڑے بنا کر جائیں ۔آپ نے ابھی تک جو حل پیش کیا ہے وہ بقول خود آپ کے آزادی جمہوریت کے اثرات کی صورت میں گلے پڑے ہیں۔ جمہوریت کے نام سے مسلم لیگ کو انتخاب کیا اس میں ایوب خان' ضیاء الحق چوہدری اور آخری اشرافیہ شریف گلے پڑے، پی پی پی سندھی قوم پرست ہوگئی۔

دعوت تقریب بین المذاہب تالیف عبدالحسین مغنیہ جماعت تقریب ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۰ء تک کے دوران میں وجود میں آئی اور ان کی کارکردگیوں میں سے ایک مجلّہ رسالت اسلام ہے۔ جو اراکین تقریب کو آگاہ کرنے کے لئے صادر کیا۔ جماعت تقریب کی فکر گزشتہ دور میں جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ سے اخذ کی، اس کے بانیان یہ ذوات ہیں:

۱۔ شیخ محمد تقی

۲۔ شیخ محمد مدنی

۳۔ شیخ محمد شلتوت

۴۔ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء

۵۔ شیخ عبدالمجید سلیم

۶۔ سید عبدالحسین شرف الدین

۷۔ شیخ جواد مغنیہ

۸۔ محمد علی علوی

۹۔ محمد عبداللہ دراز

۱۰۔ محمد فیاض

محمد فیاض نے دار التقریب کی بنیاد رکھی۔ یہ ۱۹۱ کے بعد رک گیا کیونکہ اس کے اکثر بانی وفات پائے اس مجلّہ کے رکنے کے اسباب معلوم نہیں کیوں رکے زیادہ تر کا خیال یہ ہے کہ بانیوں کا میدان سے غیاب سبب بنے۔ عبدالرحمٰن کواکبی رسالۃ الثقلین شمارہ ۱۵ص ۱۵۹ سید عبدالرحمٰن ۱۸۵ کو حلب سوریہ میں پیدا ہوئے، ان کے

والد بہاء الدین احمد بن مسعود کواکبی مدرسہ کواکبی میں مدرس تھے اور وہاں کے مفتی بھی تھے۔ابتدائی تعلیم مقامی مکاتب میں حاصل کی حفظ قرآن کے بعد جدید علوم مدرسہ کواکبی میں حاصل کی رفتہ رفتہ ان کے قلمی آثار خاصہ وعامہ میں شہرت حاصل کی۔چنانچہ حلب میں والی عثمان نے انھیں ایک جریدہ بنام فرات نکالنے کی ذمہ داری سونپی۔۱۲۹۲ھ میں دو سال کے بعد اس سے وہ مستعفی ہوئے ۱۲۹۴ھ میں اس نے ایک رسالہ شھبا صادر کیا۔اس کے بعد انہوں نے اسلامی عربی ممالک استنبول، بیروت، دمشق، باق اقدس، اسکندریہ، قاہرہ، سوسی، جدیدہ نعناء، عدن، مسقط، کویت، بصرہ، مدینہ، مکہ سوڈان، کراچی، زنہار، ہند، حبشہ، روایہ، افریقہ تمام ممالک کا دورہ کیا۔اس کے بعد وہ دنیا میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے، ان کی کتاب ام القریٰ تھی ام القریٰ اور تبانع استبداد صحائف قریش عظمت اللہ تجارت دقیق ادویہ شافیہ وغیرہ لکھی ہے۔۱۹۱۲ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔کواکبی سب سے پہلا شخص ہے جس نے احزاب سیاسی تنظیمیں کانفرنس منظّم کرنے کی طرف رغبت دلائی اور سب سے پہلے دین وسیاست الگ کرنے کی دعوت دی ہے۔

تقریب بین المذاہب:۔

اس کے داعی اوّل جمال الدین افغانی بانیان علماء جامع ازھر اور مرحوم آیت اللہ منتظری تھے مروج رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای دل وجان عمق ذات بغیر نفاق سیاسی اٹھانے والے ہمارے استاد جلیل قدر آیت اللہ محمد علی تسخیری ہیں ان تمام کی کاوشوں اور خواہشات کے باوجود اس کے ثمرات ونتائج کسی بھی حوالے سے دیکھنے میں نہیں آسکے کیونکہ کاوش جمع متناقص تھی اس کی تاریخ لائحہ عمل شخصیات کا ذکر خود طوالت کی خاطر جداگانہ پیش کریں گے افتراق وانتشار اور پاش پاش ہونے کے بعد وحدت کا آنا طبیعی اور فطری چیز ہے لیکن ولات حسینی مناص ہے حضرت علی کا فرمان ہے وابغض بغیضک ہونا ماعسیٰ ان یکون لیکن عداوت ونفرت کے تاریخی صفحات مندرس نہیں ہوئے ہیں۔

علماء اعلام نے اعتقادی بنیاد پر منقسم گروہ کو فرق کہا ہے جبکہ فقہی بنیاد پر ہونے والی گروہ بندی کو مذہب کہا ہے گرچہ دنیا میں دو ہی فرقے چل رہے ہیں شیعہ جو کہ اپنی جگہ ایک بڑی جماعت ہے لیکن اپنے اندر بہت سی منحرف اور گمراہ جماعتوں کو پناہ وتحفظ دیئے ہوئے ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت اکثریت کا حامل فرقہ ہے لیکن اپنے اندر شیعہ کی طرح یہ فرقہ بھی سینکڑوں جماعتوں کی چھتری بنا ہوا ہے۔

ہر وہ شخص جو درجہ اجتہاد پر فائز نہ ہوا سے چاہیے وہ اپنے امور دینی میں کسی مجتہد کی تقلید کرے۔بغیر کسی مطالبہ دلیل از قرآن وسنت کے اس کے قول کو قبول کرنے کو تقلید کہتے ہیں۔اس فکر کے داعی وحامی شیخ احمد سعید رمضان بوطی

ہیں۔ان کا کہنا ہے ہمارے ائمہ جن کی ہم تقلید کرتے ہیں انہوں نے قرآن اور سنت سے اجتہاد کیا ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان کی مخالفت کرے۔لیکن مجتہدین تو معصوم نہیں ہیں ان سے غلطی ہوسکتی ہے۔لہذا حامیان تقلید کو اس کا جواب دینا چاہیئے کہ بغیر کسی مطالبہ دلیل از قرآن وسنت مجتہدین کی تقلید کیوں جائز ہے۔

اجتہاد چاہے صحیح ہو یا غلط دونوں صورت میں اجر ہے لیکن جس چیز میں خطا معلوم ہو وہ دین میں نہیں ہوسکتی اگر خبر خطا معلوم نہ ہو تو یہ الگ بات ہوگی۔

۲۔ان کا کہنا ہے احکام اسلام سمجھنا یا استنباط کرنا آسان وسہل نہیں۔ابوعلی جبائی دائرۃ المعارف ج۳ص۲۱ محمد بن علی بن عبدالوہان بن سلام بن خالد بن اباب متولد ۲۳۰ متوفی ۳۰۳ھ تلمیذ یعقوب بن عبداللہ الشمام البصری رئیس معتزلہ ابوالحسن اشعری ان کے شاگرد رہے ہیں۔

جاحظ عمر بن بحر بن محبوب الکنانی کنیت ابوعثمان دائرۃ معارف

فرید وجدنے ۳ص ۳۸ متوفی ۲۵۵ عمر ۹۰ سال

شاگرد ابراہیم میں یسار البلخی معروف نظام

قربانی کی کھالیں دہشت گردی کے فروغ کیلئے:۔

علماء اعلام افاضل کرام دانش مندان جدید وقدیم دینی ودنیاوی دونوں میدانوں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ مشارالیہ عام وخاص مفتی دیار یا یا اصطلاح شیخ الاسلام کا درجہ رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اسلام ومسلمین کی قیمت میں فرقے کی فرسودگیات کو تنکے کا سہارا دینے کیلئے آیات متشابہات، روایات ضعیفات ومقطوعات سے سہارا لے کر ہر سال یکم شوال کو فطرہ اور دس ذی الحجہ کو قربانی کرنے کے متعلق فضیلت اور فلسفہ تراشی پیش کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں قربانی کرنا آغاز نزول آدم سے شروع ہوا تھا جہاں آدم کے دو بیٹوں نے قربانی دی تھی اگر وہ قربانی آپ کی قربانی کی سند ہے تو آسمان کی طرف دیکھیں اگر آسمان سے آگ نہ گرے تو آپ خود جلائیں وہاں تو صحیح قربانی آگ میں جلتی تھی۔

۲۔یہ کہنا کہ یہ قربانی اللہ کے پاس نہیں جاتی بلکہ اخلاص نیت جاتی ہے یہ ایک خوبصورت دورنگی ودھوکہ ہوگا لیکن اس آیت کو جسمیں قربانی مکہ منیٰ میں کرنے کیلئے کہا ہے اسے یہاں تطبیق کرنے کی سند کیا ہے۔

۳۔یہ سنت ابراہیمی ہے اگر سنت ابراہیم پر عمل کرنا ہے تو پہلے اپنے بچوں کو قربان گاہ لے جائیں اور ان کے گلوں پر چھری چلائیں۔

۴۔سورہ کوثر کی آیت سے والنحر سے استدلال کرتے ہیں یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے پیغمبرؐ اس کے بعد چندین سال مکہ میں رہے لیکن قربانی نہیں کی چونکہ یہ دونوں عیدین فطر وقربانی جھوٹ در جھوٹ پر مبنی ہیں لہٰذا اس

سے ان کے فرقے کی ترویج ہوتی ہے۔

جب تک مذکورہ بالا سوالات کا شافی و کافی جواب نہیں ملے گا یہ خدشات دور نہیں ہونگے اور یہ تقریب وقوع پذیر نہیں ہونگی۔

اتحاد یا تقریب کیلئے مجتہدین یا ممکنہ طریقہ کار کیا ہو سکتا ہے اس کا جواب صاف نہیں ہے ابھی تک داعیان اتحاد اس نکتہ پر نہیں پہنچا ہے یا چھیڑنا نہیں چاہتے وہ بنیادی مسائل ہے وہ من الذی فقہا خمصنا مشرق۔۔۔ (اتحاد)